ماہنامہ

دخترانِ اسلام

لاہور
مئی 2017ء

سفرِ توبہ کے تین اسٹیشن

شبِ براٴت کے موقع پر
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

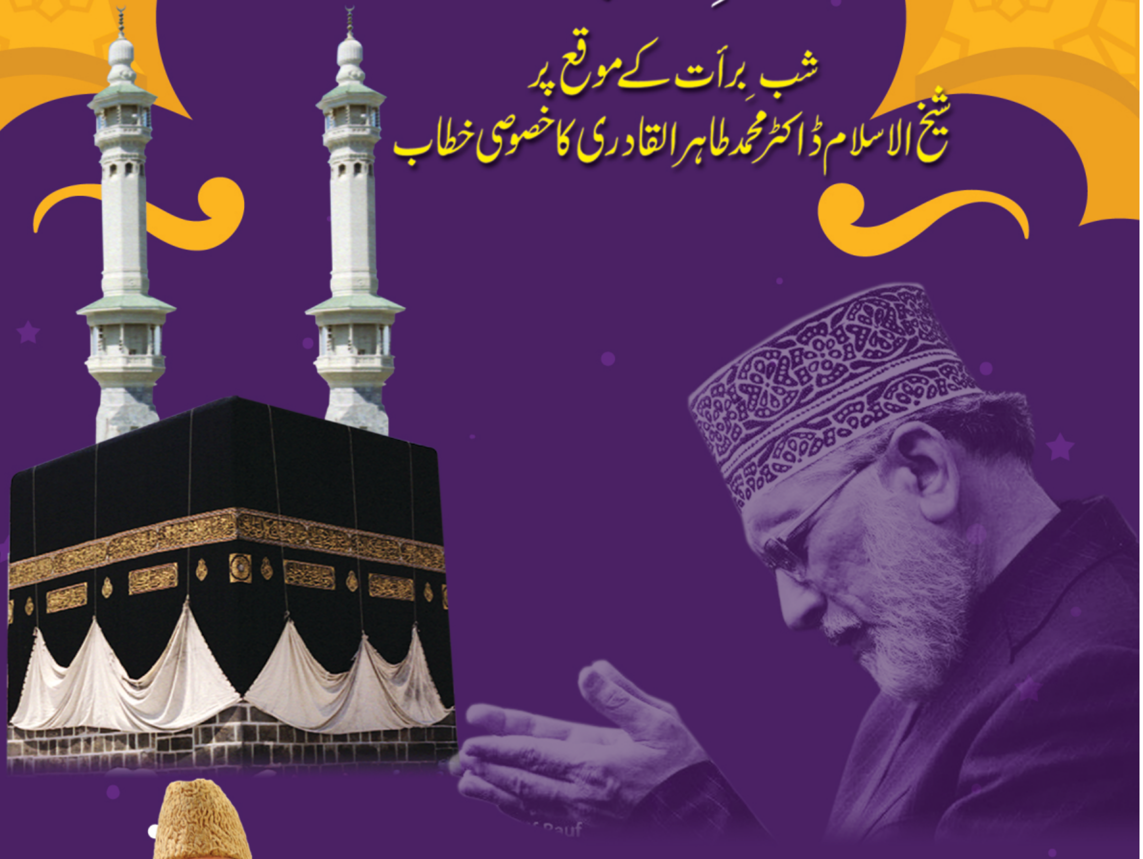

عظیم علمی، فکری اور ادبی شخصیت شیخ الحدیث
علامہ محمد معراج الاسلام کا سفرِ آخرت

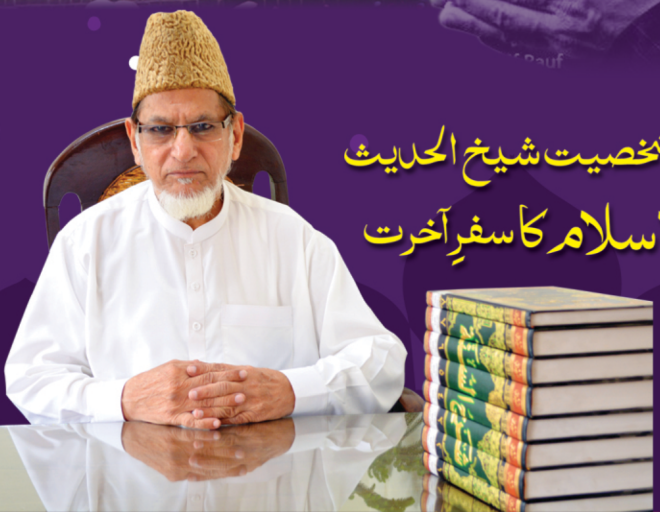

ماہانہ مجلس ختم الصلوٰۃ اعلیٰ النبی ﷺ تصاویر کے آئینے میں

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیراہتمام ''شادیوں کی اجتماعی تقریب''

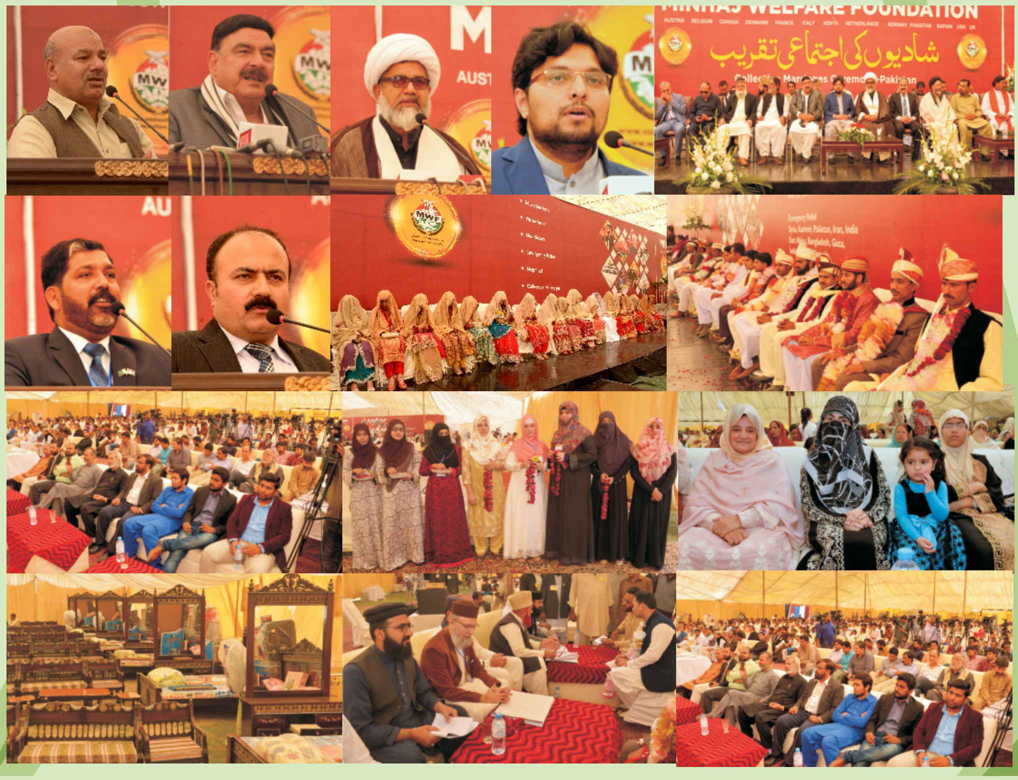

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 24 شمارہ: 5 شعبان ۱۴۳۸ھ/ مئی 2017ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم
جی ایم ملک
منظور حسین قادری
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی
نور اللہ صدیقی
فرح ناز

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

ایڈیٹوریل بورڈ
رافعہ علی
عائشہ شبیر
سعدیہ نصر اللہ
راضیہ نوید

فہرس

اداریہ (یوم مئی: مرد و خواتین مزدوروں کا استحصال کب تک؟)		5
شبِ برأت کے موقع پر	علامہ محمد حسین آزاد	7
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب		
خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراءؑ	فاطمہ حسین	12
اسلامی تہذیب کی خصوصیات	نایاب حسن	17
علم کی ترویج قومی ترقی کا راز	ڈاکٹر ابوالحسن الازہری	21
شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام کا سفرِ آخرت		24
گلدستہ	نازیہ عبدالستار	26
تحریک منہاج القرآن و منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں		28

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر — مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ 35/- روپے

سالانہ خریداری 350/- روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

﴿فرمان الٰہی﴾

وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا.

(النساء، ۵: ۳۶)

’’اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے) اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر (سے)، اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو، (ان سے نیکی کیا کرو)، بے شک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبّر کرنے والا (مغرور) فخر کرنے والا (خود بین) ہو‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

﴿فرمان نبوی ﷺ﴾

عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: عائشه! ان الله رفيق ويحب الرفق وفى رواية: ان الله رفيق ويحب الرفق ويعطى على الرفق مالا يعطى على العنف. (متفق عليه)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا عطا کرتا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر عطا نہیں کرتا۔‘‘

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ)

حمد باری تعالیٰ

جو ازل سے ہے ابد تک، وہی ذات ہے اسی کی
جو ہے دو جہاں کا مالک، یہاں بات ہے اسی کی

ہوئیں جس کے کن سے پیدا یہ زمین فلک فضائیں
یہاں دن بھی ہے اسی کا، یہاں رات ہے اسی کی

وہی رازق حقیقی ہے دلوں کی دھڑکن میں
کہ ہر ایک شے کے لب پر، مناجات ہے اسی کی

نہ جفا کسی کو اس نے، نہ جنا گیا کسی سے
جو ہے لا شریک و یکتا، وہی ذات ہے اسی کی

وہ محیط ہر دو عالم، وہ دلوں کے راز جانے
کہیں ذکر چھیڑے، مدارات ہے اسی کی

وہ ہر ایک شے پہ قادر وہی سب کا رب ہے طاہر
سدا ہے جو رہنے والی، بڑی ذات ہے اسی کی

(طاہرؔ سلطانی)

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی جہاں میں نہیں ان سے بڑا رؤف
جن کو خدائے پاک نے خود کہہ دیا رؤف

مولائے کل، شفیع امم بن کے آگئے
محشر میں ان کو سب نے پکارا کہا رؤف

دل سے ہر اک خوف اچانک نکل گیا
جب سے سنا ہے ہم نے لقب آپ کا رؤف

شایاں ہے جب شفاعت کبریٰ حضورؐ کو
پھر کون ہے جہاں میں ان کے سوا رؤف

ان کے طفیل بن گیا سامان مغفرت
کیسے کہے نہ پھر انہیں خلق خدا رؤف

بیچارگی میں چارہ عصیاں ہے ان کی ذات
جس کے لئے خدا نے انہیں کردیا رؤف

جس کے کرم سے قطب زمانہ ہے فیض یاب
اس کو ہی لاج ہے کہ وہی ہے مرا رؤف

(خواجہ غلام قطب الدین فریدی)

خواب

فرمودات علامہ اقبالؒ

خود کے زور سے دنیا پہ چھا جا
مقام رنگ و بو کا راز پا جا
برنگ بحر ساحل آشنارہ
کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جا

(کلیات اقبال: بال جبریل، ص684)

تعبیر

ارشاداتِ قائد اعظمؒ

ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔

(اسلامیہ کالج پشاور، 13 جنوری 1948ء)

تکمیل

افکارِ شیخ الاسلام مدظلہ

راستے سے اس نیت سے پتھر ہٹا دینا کہ کسی کو ٹھوکر نہ لگے یہ عمل اپنی فطرت کے اعتبار سے سیکولر ہے۔ یہ کوئی عبادت حج، روزہ، زکوۃ، ورد وظیفہ نہیں ہے۔ پتھر ہٹا دینا دیکھنے میں مذہبی عمل نہیں مگر حضور ﷺ نے اسے بھی ایمان کا درجہ عطا کیا۔ معلوم ہوا کہ بے شمار ایسے اعمال ہیں جو اپنے ظاہر میں مذہبی، روحانی اور عبادتی عمل دکھائی نہیں دیتے مگر فقط انسانیت کو ضرر اور اذیت سے بچانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ وہ اعمال بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہیں پس جو عمل انسانیت کو تکلیف سے بچانے کے لئے کیا جائے اگر وہ ایمان کا حصہ ہے تو پھر وہ عمل جو انسانیت کو نفع پہنچانے کے لئے کیا جائے وہ کتنا اعلیٰ ایمان ہوگا۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی، بعنوان آثار و اماکن سے برکت کا حصول، ایمان اور حیا، جون 2009ء)

یوم مئی: مرد و خواتین مزدوروں کا استحصال کب تک؟

ایک صحابی نے آپ ﷺ سے پوچھا کون سی کمائی سب سے پاکیزہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا محنت کی۔ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا اللہ نے جتنے انبیاء بھیجے ہیں ان سب نے بکریاں چرائیں یعنی سب نے مزدوری کی اور رزق حلال سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی کفالت کی؟ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے بھی بکریاں چرائیں تو آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے اہل مکہ کی بکریاں چرائیں، صحابہ کرامؓ کی اکثریت محنت مزدوری کرتی تھی، ازواج مطہرات گھروں میں اون کاتتی تھیں، بعض صحابیات کھانا پکا کر فروخت کرتی تھیں، بعض زراعت، تجارت کے شعبہ جات سے وابستہ تھیں، حضرت عائشہؓ نے حضرت زینب بنت جحشؓ زوجہ رسول اکرمؐ کے بارے میں فرمایا ’’وہ اپنی محنت سے کماتیں اور اللہ کی راہ میں صدقہ کرتی تھیں‘‘ اسلام وہ پہلا دین ہے جس نے زندگی کے ہر شعبے میں رہنما اصول وضع کیے۔ ان میں مزدوروں کے حقوق و فرائض بھی بڑی فصاحت کے ساتھ بیان کیے گئے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ’’مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری ادا کر دو‘‘ ایک اور موقع پر فرمایا ’’جن کو اللہ نے تمہارے ماتحت بنا دیا ہے ان کو وہی کھلاؤ جو خود کھاؤ وہی پہناؤ جو خود پہنو، ان سے ایسا کام نہ لو کہ جس سے وہ بالکل نڈھال ہو جائیں اگر ان سے زیادہ کام لو تو ان کی اعانت کرو‘‘ یعنی انہیں زیادہ (اوورٹائم) مزدوری ادا کرو۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے مزدوروں کو اللہ کا دوست قرار دے کر دنیا کے ہر بڑے سے بڑے اعزاز اور شیلڈ کو کم تر کر دیا، ہر سال یکم مئی کو مزدوروں کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے اور شکاگو کے جانثار مزدوروں کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ اس دن ملک بھر کی مزدور تنظیمیں اپنی حالت زار بیان کرتی ہیں، اپنے مطالبات دہراتی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ حکمران جماعتیں مزدوروں کے حق میں بروئے کار لائے جانے والے اقدامات کا تذکرہ کرتی ہیں اور حکومتی پالیسیوں کو مزدور دوست قرار دیتی ہیں جبکہ زمینی حقائق بتاتے ہیں کہ تمام تر حکومتی دعوؤں کے باوجود پاکستان میں نصف آبادی خط غربت سے نیچے ہے۔ 2 کروڑ 30 لاکھ بچے سکول نہیں جاتے، یہ بچے سرمایہ داروں، صنعتکاروں، کارخانہ داروں کے نہیں بلکہ زرعی و صنعتی کارکنوں، مزدوروں کے بچے ہیں، اسی طرح نصف سے زائد آبادی ذاتی گھروں سے محروم ہے، شہر شہر کمرشل ہاؤسنگ سوسائٹیاں پھل پھول رہی ہیں مگر کوئی ایک ایسی ہاؤسنگ سوسائٹی نظر نہیں آئے گی جو کم آمدنی والے مزدوروں کیلئے بن رہی ہو۔ پنجاب حکومت نے آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت 2015ء تک 50 ہزار گھروں کی تعمیر کا ہدف مقرر کیا تھا مگر 2017ء میں 370 گھروں کی تعمیر پر آ کر کام رک گیا ہے کیونکہ مزدوروں کو چھت دینے کی اس سکیم کا قومی خزانہ متحمل نہیں؟ ہر سال توانائی بحران کے باعث سالانہ 10 لاکھ مزدور بے روزگار ہوتے ہیں۔ افراط زر میں کمی کے باوجود نصف آبادی پھل، سبزیاں، دودھ دہی مقرر شدہ سرکاری نرخوں پر نہیں خرید پاتی، حال ہی میں آئیڈیاز نامی تنظیم کے سروے میں بتایا گیا ہے کہ 64 فیصد عوام مہنگائی میں اضافہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔ یہ 64 فیصد صرف اور صرف مزدور ہیں۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پولیٹیکل ایجوکیشن سروے میں بتایا گیا ہے کہ کم آمدنی والے شہریوں کو سکولوں کے ساتھ معاملات میں 24 فیصد، ہسپتالوں میں سہولیات کے حصول اور علاج کے ضمن میں 42 فیصد، تھانوں میں انصاف کے حصول اور ایف آئی آر کے اندراج کے ضمن میں 31 فیصد رشوت اور سفارش کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کم آمدنی والے شہریوں کو بجلی

کے بلوں میں 6 قسم کے ٹیکسوں کی ادائیگی کرنا پڑتی ہے۔ یہ ادائیگیاں مزدور اپنا پیٹ کاٹ کر ادا کرتے ہیں۔ اوور بلنگ اور لوڈشیڈنگ کے مسائل اس کے علاوہ ہیں، پاکستان میں کروڑوں کی تعداد میں مزدور ہیں مگر انہیں سوشل سکیورٹی دستیاب نہیں۔ کرپشن اور چور بازاری کے باعث مزدوروں کی رجسٹریشن نہیں ہوتی کیونکہ طاقتور اور بااثر سرمایہ دار مزدوروں کی رجسٹریشن نہیں ہونے دیتا اورمزدوروں کی چیخیں، رشوت اور کرپشن کے شور میں دب جاتی ہیں۔ رجسٹریشن نہ ہونے کے باعث فیکٹری مالکان وجہ بتائے بغیر مزدوروں کو ملازمت سے نکال دیتے ہیں اور اب اس غیر قانونی ،غیر اخلاقی ،غیر انسانی حرکت کوکوئی جرم نہیں سمجھا جاتا اور مرد وخواتین مزدور برابر اس ظلم اور استحصال کا شکار ہیں۔

ہوم بیسڈ ورکرز خواتین کو بطور مزدور ڈیکلئر کیے جانے کے حوالے سے قومی اسمبلی میں بل پیش کیا گیا تھا ۔منظوری کے بعد یہ بل سینیٹ آف پاکستان میں گیا مگر وہاں مقررہ مدت کے اندر منظور نہ ہو سکا ۔فی الحال ہوم بیسڈ ورکرز خواتین کے حوالے سے قانون اسلام آباد کی حدود تک محدود ہے۔ ملک بھر میں کروڑوں ہوم بیسڈ ورکرز سوشل سکیورٹی اور حقوق کی منتظر ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ کم وبیش ہر گھر کسی نہ کسی شکل میں مزدور کے استحصال میں ملوث ہے ،وفاقی سطح پر اور پھر صوبائی سطح پر ہوم بیسڈ ورکرز خواتین کے حوالے سے قانون سازی ہونی چاہیے اور سختی کے ساتھ اس پر عملدرآمد ہونا چاہیے تاکہ کروڑوں خواتین جو غیر اعلانیہ طور پر غلامانہ بیگار لیے جانے جیسے استحصال سے دو چار ہیں انہیں انصاف میسر آسکے۔ زراعت اگر ملکی معیشت کیلئے ریڑھ کی ہڈی ہے تو خواتین زراعت میں بطور افرادی قوت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ دیہاتی پس منظر رکھنے والے حضرات آج بھی دیکھ سکتے ہیں کہ مئی کی جان لیوا گرمی میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ گندم کی کٹائی میں شریک ہیں مگر ان کی انفرادی حیثیت میں بطور مزدور ان کا کوئی معاوضہ ہے اور نہ کوئی شناخت ،لائیوسٹاک میں خواتین کا کردار مرکزی اور اہم ہے۔ زراعت سے منسلک ہر شعبہ میں خواتین ملکی زرعی معیشت کے استحکام اور 19 کروڑ عوام کی خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے لیے برسرپیکار ہیں، صرف زراعت ہی نہیں بلکہ ٹیکسٹائل، تعمیراتی میٹریل کی تیاری اور سپورٹس انڈسٹری میں بھی خواتین موثر پیداواری کردار ادا کررہی ہیں،ضرورت اس امر کی ہے کہ مزدوروں کو ان کا جائز مقام دیا جائے۔ پیغمبر اسلامؐ کے فرامین کی روشنی میں مزدوروں کوعزت دی جائے۔حکومتیں ان کے استحصال کو بند کروائیں۔ مزدوروں کوعزت دینے اور ان کے حقوق کو قانونی تحفظ دینے کیلئے ہر چھوٹی بڑی انڈسٹری کو رجسٹرڈ کیا جائے کسی بھی فیکٹری ،صنعت میں کام کرنے والے مزدوروں کو سوشل سکیورٹی کارڈ ملنے چاہئیں کیونکہ اس کارڈ کے باعث ہی مزدور کو کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں معاشی تحفظ ملتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی مزدور کسی حادثاتی موت کا شکار ہو جاتا ہے تو اہلخانہ سوشل سکیورٹی کارڈ کے باعث ہی معاشی تحفظ حاصل کرنے کی چارہ جوئی کر سکتے ہیں ۔بصورت دیگر ان کے پاس اور کوئی قانونی چارہ نہیں ہوتا۔مگر یہاں سرمایہ داری نظام نے سب سے بڑا ظلم یہ کررکھا ہے کہ مزدوروں کی رجسٹریشن نہیں ہونے دی جاتی اور اس مکروہ عمل میں ریاستی ادارے پیش پیش رہتے ہیں ۔مزدور کی تنخواہ ایک تولہ سونا کے برابر ہونی چاہیے تاکہ مزدور بھی اپنے بچوں کومتوازن غذا کھلانے کے ساتھ ساتھ انہیں معیاری عصری تعلیم دلواسکیں مگر یہاں پرصورت حال یہ ہے کہ حکومت نے مزدور کی کم از کم تنخواہ 15 ہزار مقرر کررکھی ہے وہ بھی مزدور کونہیں ملتی اویہ ایک اوپن سیکرٹ ہے۔ مزدوروں سے 8 گھنٹے کی بجائے 12 گھنٹے کام لیا جاتاہے اور اضافی کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ اس حوالے سے خواتین اور مردوں کا یکساں استحصال ہورہا ہے۔ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کیلئے بہت سے منصوبے بنتے ہیں مگر اگر پالیسی ساز حقیقی معنوں میں پاکستان کی ترقی اور استحکام چاہتے ہیں تو مزدوروں کو ان کے حقوق دیں۔

سفرِ توبہ کے تین اسٹیشن

شبِ برأت کے موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

پہلی قسط

ترتیب وتدوین: صاحبزادہ محمد حسین آزاد / معاونت: نازیہ عبدالستار

شبِ برأت کے موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مورخہ 23 نومبر 1999ء کو گوالمنڈی لاہور میں عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ''سفرِ توبہ کے تین اسٹیشن'' کے موضوع پر خصوصی خطاب فرمایا جس کی اہمیت کے پیش نظر اس کو ایڈٹ کر کے بالاقساط شائع کیا جارہا ہے جو قارئین مکمل سماعت کرنا چاہیں وہ سی ڈی نمبر 07 سماعت فرمائیں۔ (منجانب: ادارہ دختران اسلام)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا. (التحریم، ٦٦:٨)

''اے ایمان والو! تم اللہ کے حضور رجوعِ کامل سے خالص توبہ کرلو''۔

معزز خواتین وحضرات! حضرت ابراہیم بن ادھمؒ حج کے لئے مکہ معظّمہ روانہ ہوئے۔ سفر مکہ کے دوران ہر قدم پر اللہ کے حضور دو رکعت نفل شکرانے کے ادا کرتے جارہے ہیں اور در محبوب حاضری کے لئے کشاں کشاں وادی مکہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس طرح چودہ سال حرم کعبہ پہنچنے تک لگ گئے۔ ان کے عالم اشتیاق کا اندازہ کریں کہ دل کے جذبات کی کیفیت کیا ہوگی اور بے چینی اور اضطراب کتنے جوش پر ہوگا؟ وہ مکہ معظّمہ میں داخل ہوتے ہیں، جب حرم کعبہ پہنچتے ہیں تو آگے کعبہ دکھائی نہیں دیتا۔ پریشان ہوکر اللہ کے حضور سجدے میں گر جاتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں مولا میں چودہ سال قدم قدم پر تیرے سجدے ادا کرتا ہوا تیرے گھر پہنچا ہوں یہاں آیا ہوں تیرا گھر موجود نہیں۔ کعبہ کہاں ہے؟

جواب آتا ہے ابراہیم بن ادھمؒ میری ایک ضعیف بندی اسی گھر کے دیدار کے لئے آرہی ہے، کعبہ اس کے استقبال کے لئے گیا ہوا ہے۔ ابراہیم بن ادھمؒ کانپ جاتے ہیں۔ مولا! کوئی ایسا بھی ہے کہ کعبہ اس کے استقبال کو جاتا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: ہاں رک جا وہ بڑھیا وہ ضعیف بندی پہنچنے والی ہے۔ اس کے پہنچنے پر اس کا منظر دیکھنا۔ وہ حضرت رابعہ بصریؒ تھی۔ اب ابراہیم بن ادھمؒ کعبہ کو بھول گئے اور رابعہ بصریؒ کے انتظار میں

کھڑے ہیں۔ جب حضرت رابعہ بصریؒ وہاں پہنچی اور کعبہ کو اپنے استقبال میں آگے بڑھ کے کھڑا دیکھا تو رو پڑی۔ چیخ نکلی سجدے میں گریں۔ ابراہیم بن ادھمؒ دیکھ رہے ہیں۔

عرض کرنے لگی مولا! میں مکان تھوڑا دیکھنے آئی تھی میں تو مکین دیکھنے آئی تھی۔ تو نے مکان میری آنکھوں کے سامنے کھڑا کردیا۔ میں تو سارا سفر مکان والے کو دیکھنے آئی تھی۔ ابراہیم بن ادھم پوچھتے ہیں مائی صاحبہ! آپ نے سفر کیسے طے کیا؟ وہ پوچھتی ہیں بابا پہلے بتائیں آپ نے سفر کیسے طے کیا؟ انہوں نے کہا میں نے سفر نفلوں کے ساتھ طے کیا۔ آپ جواب دیتی ہیں میں نے سفر عجز و انکساری کے ساتھ طے کیا اور جو لوگ مکان دیکھنے کو جاتے ہیں ان کو مکان کی اصل حقیقت بھی دیکھنے کو ملتی ہے یا نہیں ملتی مگر جو مکیں کو تکنے کے لئے جاتے ہیں تو مکان ان کے دیدار و استقبال کے لئے جاتا ہے۔ یہ کیفیت کیسے پیدا ہوتی ہے کہ کعبہ ایک اللہ کے بندے کی طرف متوجہ ہوا؟ آج اس کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے ایک چھوٹا سا مضمون آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں: سورہ آل عمران ہے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ط فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ . (آل عمران،۳:۱۳)

”بے شک تمہارے لیے ان دو جماعتوں میں ایک نشانی ہے (جو میدانِ بدر میں) آپس میں مقابل ہوئیں، ایک جماعت (یعنی اہلِ ایمان) نے اللہ کی راہ میں (دفاعی) جنگ کی اور دوسری کافر تھی“۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر اس کیفیت کے بارے میں یوں فرمایا:

وَ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ.(الذاریات، ۵۱:۲۱)

”اور خود تمہارے نفوس میں (بھی ہیں)، سو کیا تم دیکھتے نہیں ہو“۔

فرمایا سب کچھ تمہارے اندر ہے۔ تم دیکھتے کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بہت سے لوگ دنیا میں ہیں جن کی آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جن کے کان ہیں مگر وہ سنتے نہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جن کے دل اور دماغ ہیں مگر وہ سوچتے نہیں۔ فرمایا سب کچھ تمہارے اندر ہے اگر تم دیکھنے والے بن جاؤ۔ تو اندر تمہیں بڑی کائنات نظر آئے گی۔ ایک کائنات تو وہ ہے جو تم چلتے پھرتے باہر دنیا میں دیکھتے ہو۔ ایک کائنات وہ ہے جو ہم نے تمہارے من کے اندر رکھی ہے مگر جو زندگی کا سراغ ہے۔ اس کے لئے من کو غیر کی پوجا سے بچنا پڑتا ہے۔ تب جا کے من کی کائنات کے پردے اٹھتے ہیں اور اس حسن لازوال کے جلوے جو من کی کائنات کے اندر ہر سو جلوہ گر ہیں وہ پھر آپ کو نظر آنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگو! ہم نے تمہارے من کے اندر دو فوجیں اور لشکر رکھے ہیں۔ فرمایا ایک اللہ کا لشکر ہے ایک نفس کا لشکر۔ اللہ کا لشکر جنود روحانیہ ہے یعنی روحانی فوج ہے اور نفس کا لشکر جنود شیطانیہ ہے۔ وہ شیطانی فوج

ہے۔ ہم نے تمہارے اندر دونوں لشکر رکھے ہیں اور وہ آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔ تمہارے دل اور من کی زمین ایک میدان جنگ ہے۔ ادھر اللہ کا لشکر صف آراء ہے اس کی قیادت روح کے ہاتھ میں ہے۔ ادھر شیطان کا لشکر صف آراء ہے اس کا کمانڈر نفس امارہ ہے۔ دونوں لشکر من کے میدان اور من کی سرزمین پہ آمنے سامنے کھڑے ہیں۔

روح کے لشکر کے پاس بھی کچھ اسلحہ ہے۔ نفس کے لشکر کے پاس بھی کچھ اسلحہ ہے اور لڑائی تو اسلحہ کے بغیر نہیں ہوتی۔ نفس کے لشکر کے پاس بندوقیں ہیں بم ہیں ٹینک ہیں توپیں ہیں۔ مزید اس کے پاس شہوت نفسانی کا اسلحہ ہے۔ عورتوں کی خواہش کا اسلحہ ہے۔ بال بچوں کی محبت کا اسلحہ ہے۔ نفس کا لشکر دنیاوی، گھٹیا اور کمینی چاہتوں کے اسلحہ سے لیس ہے۔ یہ لشکر بھی مسلح ہے۔ ادھر روح کا لشکر بھی مسلح کھڑا ہے۔ روح کے پاس نہ شہوت ہے، نہ خواہش ہے، نہ حرص ہے، نہ لالچ ہے۔ روح کا لشکر اس دنیا سے آیا ہی نہیں۔ نفس کا لشکر اس مادہ سے پیدا ہوا۔ اس دنیا سے پیدا ہوا۔ اس خاک سے پیدا ہوا۔ خواہشوں کے نفس کے سپاہی لیس ہیں جبکہ روح اور اس کے سپاہی اس دنیا سے پیدا ہی نہیں ہوئے۔

نفس کے لشکر کو پیچھے سے کمک پہنچ رہی ہے۔ شرق سے غرب تک پوری دنیا نفس اور شیطان کے لشکر کو کمک پہنچاتی جارہی ہے۔ ادھر روح کی دنیا اس کے سپاہی اداس اور پریشان کھڑے ہیں۔ مضطرب و حیران کھڑے ہیں۔ میں نے روح کے کمانڈر سے پوچھا! تیرا لشکر پریشان کیوں کھڑا ہے؟ روح کا لشکر جواب دیتا ہے میرا مدمقابل لشکر اسی دنیا سے ہے۔ ساری دنیا اسے کمک پہنچا رہی ہے۔ میں اور میرے سپاہی اُس دنیا سے آئے ہیں۔ ہمارے پاس وہاں کا اسلحہ ہے جو وہاں رہ گیا۔ روح بتا وہ کون سی دنیا ہے؟ تیرا لشکر کہاں سے آیا ہے؟ اور جو وہاں رہ گیا وہ اسلحہ کیا تھا؟ روح کہتی ہے ایک آواز آئی تھی:

اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰی. (الاعراف،۷: ۱۷۲)

’’کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ وہ (سب) بول اٹھے: کیوں نہیں؟ (تو ہی ہمارا رب ہے،)‘‘۔

روحیں بول پڑی تھیں۔ ہاں مولا: تو ہی تو رب ہے۔ ہمارا اسلحہ اس مولا کی قربت تھی۔ ہمارا اسلحہ اس رب کی محبت تھی۔ ہمارا اسلحہ اس رب کے حضور سجدے تھے۔ تسبیح تھی۔ اس کی معرفت تھی، اس کی محبت تھی۔ اس کی اطاعت تھی، اس کا تقویٰ تھا، اس کے انوار تھے۔ اس کی تجلیات تھیں۔ ہم ملاءِ اعلیٰ میں رہتے تھے۔ دائیں تکتے تھے تو ملائکہ نظر آتے تھے۔ بائیں تکتے تھے تو ارواح انبیاء تھیں۔ اوپر نظر اٹھاتے تھے تجلیات الٰہیہ نظر آتی تھیں، نیچے نگاہ ڈالتے تھے عرش وملکوت کا نظام تھا۔

ہم تو نور کی دنیا کے رہنے والے تھے۔ میرے لشکر کو اس مادی پنجرے میں بند کردیا گیا ہے۔ نفس اپنے دیس میں ہے روح کہتی ہے۔ میں اور میرا لشکر پردیس میں ہے۔ ان کے پاس ساری متاع دنیا ہے۔ یہ اس پر اتراتے ہیں۔

یہ اس پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ اپنی طاقت پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ دنیاوی ذرائع وسائل پر گھمنڈ کرتے ہیں مگر میں گھمنڈ کروں تو کس پر؟ میرا نخرہ تو تھا ساجن کے ساتھ، میرا نخرہ تو تھا اپنے دیس میں مولا کی قربت کے ساتھ۔ میرا ناز تو تھا جہاں تجلیات الٰہیہ کا پرتو ہوتا تھا۔ میرا حسن تو تھا اس عالم انوار میں۔ میرا تو روپ چھن گیا۔ اس لئے مولانا رومؒ نے کہا:

اس بانسری سے پوچھو یہ بجتی ہے اور رولا دیتی ہے۔ اسے پوچھو کیا داستان سناتی ہے؟ کیا شکایت کرتی ہے؟ مولانا روم فرماتے ہیں: اس بانسری سے مراد انسان کی روح ہے۔ فرمایا جب روح کی بانسری بجتی ہے آپ کبھی صحراؤں میں جائیں، دیہاتوں میں جائیں، چھوٹی چھوٹی جو پگڈنڈیاں ہوتی ہیں۔ وہاں جب ریتلے میدانوں میں لوگ بانسری بجاتے ہیں تو اس بانسری کی لے کان میں نہیں اترتی بلکہ جگر کو چیر کر نیچے اتر جاتی ہے۔ اس بانسری کی لے کو سنو تو لگتا ہے کوئی ہجر کی داستان سنا رہی ہے۔ کوئی غم و فراق کی داستان سنا رہی ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں: وہ غم اور فراق کس بات کا؟

روح کی بانسری کہتی ہے کہ میں اتنی اچھی تھی۔ اپنے درخت کی ٹہنیوں اور اس کے تنے کے ساتھ جڑی ہوئی تھی جہاں مجھے تری ملتی تھی۔ وقت تھا کہ میں بھی سرسبز و شاداب تھی، میں بھی آباد تھی، مجھ پر ہرے بھرے پتے تھے۔ مجھ پر بہار آتی تھی، مجھ پر پھول لگتے تھے مگر ہائے ایک آرا چلا اس نے کاٹ کر مجھے اپنے وطن سے جدا کر دیا اور خشک کر کے مجھے بانسری بنا دیا۔ اب میں جب سے اپنے وطن سے جدا ہوئی ہوں۔ مجھے وطن کی بہاریں یاد آتی ہیں۔ کہتی ہے جب سے مجھے اپنے وطن سے کاٹ کے جدا کر دیا گیا ہے۔ تب سے میں رو رہی ہوں۔ ہجر و فراق میں میری چیخ و پکار سن کر جنہیں تھوڑی سمجھ آتی ہے وہ بھی رو پڑتے ہیں۔ اے روح کی بانسری تو چاہتی کیا ہے؟ کہتی ہے کہ اب تو میں اتنا چاہتی ہوں کہ کوئی میرا رونا سمجھنے والا بھی رہے۔ کوئی میری داستان ہجر و فراق کو سمجھنے والا ملے، کوئی میری داستان سمجھ سکے، کوئی میرا دکھ سمجھ سکے، کوئی میرا رونا دھونا سمجھ سکے، کوئی سمجھنے والا ملے، محرم راز ملے اور محرم راز وہی ہوگا جس کا سینہ ہجر و فراق سے خود پھٹ چکا ہوگا۔ وہی میری داستان کو سمجھے گا اور جس کا جگر خود پھٹا نہیں وہ میرا غم نہیں سمجھے گا۔

تا بگویَم در اشتیاق۔ کوئی پھٹے ہوئے سینے والا ملے تو میں بھی اپنے درد و غم کی داستان سناؤں۔ وہ روح کہتی ہے میرا لشکر سارا ویران کھڑا ہے، جبکہ اس مادی جنگ میں نفس کامیاب ہو رہا ہے۔ روح کو خوراک سجدوں سے ملتی تھی، وہ بھی نہیں مل رہی۔ عبادت سے ملتی تھی وہ نہیں مل رہی۔ زہد و ورعٰ سے وہ خوراک اور اسلحہ نہیں مل رہا۔ محبت الٰہیہ سے ملتی تھی وہ نہیں مل رہی۔ تقویٰ و طہارت سے اسلحہ ملتا تھا وہ نہیں مل رہا۔ لشکر بے اسلحہ ہے۔ یا اس کے پاس اسلحہ بہت کم ہے۔ نفس کی کمک زیادہ ہے، نفس من کی دنیا میں اس جنگ کو جیت گیا اور اس تن کے پنجرے میں تڑپ تڑپ کے روح ہار گئی۔ اس حال میں لوگ خوش ہیں کہ میرا نفس جیت گیا ہے۔ لوگ خوش ہیں مجھے شہوت مل گئی، مجھے طاقت مل گئی، مجھے مال و دولت مل گئی، مجھے زن اور زر مل گیا، مجھے زمین مل گئی، سلطنت مل

گئی۔ حکومت مل گئی، تخت مل گیا، تاج مل گیا، دنیا مل گئی، لوگ خوش ہیں۔ مگر انہیں معلوم نہیں کہ نادان جس کو یہ فتح سمجھ رہا ہے۔ اس سے بڑی شکست کوئی نہیں ہے کیونکہ اس فتح نے آخرت میں تیرا حصہ ختم کردیا۔ اس فتح نے مولا کے حضور تیرا اجر ختم کردیا۔

یہ بہت بڑی شکست کا پیش خیمہ ہے۔ ان حالات میں اللہ کے بندے تڑپ کر روتے اور سوچتے ہیں مولا! کیا کوئی سبیل ہے کہ اس دنیا میں رہ کر بھی روح جیت جائے اور تیرا لشکر جیت جائے۔ پریشان حال انسان کو غیب سے جواب آتا ہے:

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ . (آل عمران، ۳:۱۵)

''(اے حبیب!) آپ فرما دیں: کیا میں تمہیں ان سب سے بہترین چیز کی خبر دوں؟''۔

لوگو! نفس کی خواہشوں پر اترانے والو! مال و دولت اور دنیا پر اترانے والو! اولاد کی کثرت اور جوانیوں پر اترانے والو! کاروبار اور تجارت کی کثرت پر اترانے والو! بڑے بڑے محلات پر اترانے والو! تخت سلطنت وحکومت پر اترانے والو! ان تمام چیزوں پر فخر کرنے والو سنو! تمہیں یہ باغ یہ سلطنت یہ زمین یہ نفس یہ شہوتیں، تمنائیں، خواہشیں کتنی حسین لگتی ہیں۔ نفس نے کہا ہاں بڑی حسین لگتی ہیں، بڑی پیاری لگتی ہیں۔ ان میں دل بڑا اتراتا ہے۔ اس گھمنڈ میں بڑا مزا آتا ہے۔ ایک آواز آتی ہے اور روح کی وادی میں سنائی دیتی ہے۔ رب کائنات نے فرمایا:

محبوب! اب ان کو سنا دو باری تعالیٰ کیا سناؤں؟ انہیں میرا پیغام دے دے کہ یہ جو کچھ تم نے دیکھا ہے۔ ایک دنیا اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے، کیا تمہیں اس کی خبر دے دوں؟

جونہی یار کی آواز آئی کہ تمہیں بتادوں۔ میرے پاس اس سے زیادہ خوبصورت عالم بھی ہے۔ اس سے زیادہ پیاری دنیا بھی ہے۔ اس سے زیادہ پیاری راحت بھی ہے۔ اس سے زیادہ پیاری لذت بھی ہے۔ اس سے زیادہ پیاری نعمت بھی ہے۔ اگر پردہ اٹھ گیا اور تم نے وہ لذت چکھ لی مجھے اپنی عزت کی قسم! یہ ساری لذتیں بھول جاؤ گے۔ محبوب ان سے پوچھو کیا بتادوں۔ لوگوں نے کہا باری تعالیٰ بتادیں۔ جواب آیا:

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ . (آل عمران، ۳:۱۵)

''پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس (ایسی) جنتیں ہیں''۔

یعنی اگر میرے تقویٰ کی راہ پر آجاؤ لوگوں سے ڈرنے کی بجائے مجھ سے ڈرنا شروع کردو۔ لوگوں کا بندہ بننے کی بجائے فقط میرا بندہ بن جاؤ۔ لوگوں کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈالنے کی بجائے آج سے میری بندگی اور غلامی کا پٹہ ڈال لو۔ دنیاوی مفاد کی دہلیز پر سجدہ ریز ہونے کی بجائے آج سے میرے در پر سجدہ ریز ہوجاؤ۔ میرا تقویٰ اختیار کرلو۔ آج سے میرے بن جاؤ۔

(جاری ہے) ☆☆☆☆☆

سیدۃ نساء العالمین

خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراءؓ

فاطمہ حسین

ولادت

سیدۃ نساء العالمین خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراءؓ بنت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت 20 جمادی الثانی بروز جمعۃ المبارک ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے بطن مبارک سے بعثت کے پانچویں سال میں مکہ میں ہوئی۔ سن بلوغت کو پہنچیں تو آپ کی شادی سیدنا حضرت علی المرتضیٰ ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن سے آپ کے دو بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دو بیٹیاں حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں۔ آپ کی وفات اپنے عظیم المرتبت والد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی وفات کے کچھ ماہ بعد 632ء میں ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر خاتونِ جنت کو سونگھ کر فرماتے کہ اس سے بہشت کی خوشبو آتی ہے کیونکہ یہ اس جنت کے میوے سے پیدا ہوئی ہے جو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے شبِ معراج کھلایا تھا۔ آپ کی تربیت خاندانِ رسالت مآب ﷺ میں ہوئی حضرت محمد ﷺ، حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمہ بنت اسدؓ، حضرت ام سلمیٰؓ، ام الفضل (حضرت محمد ﷺ کے چچا حضرت عباس کی زوجہ)، حضرت ام ہانی (حضرت ابوطالب کی ہمشیرہ)، حضرت اسماء بنت عمیس (زوجہ حضرت جعفر طیارؓ)، حضرت صفیہ بنت حمزہ وغیرہ نے مختلف اوقات میں کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت محمد ﷺ نے ان کی تربیت و پرورش کے لیے حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کا انتخاب کیا۔ جب ان کا بھی انتقال ہوگیا تو اس وقت حضرت محمد ﷺ نے حضرت ام سلمیٰؓ کو ان کی تربیت کی ذمہ داری دی۔

القاب اور کنیت

آپ کے مشہور القاب میں زہراء اور سیدۃ نساء العالمین (تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار) اور بتول ہیں۔ مشہور کنیت ام الائمہ، ام السبطین اور ام الحسنین ہیں۔ آپ کا مشہور ترین لقب سیدۃ نساء العالمین ایک مشہور

حدیث کی وجہ سے پڑا جس میں حضرت محمد ﷺ نے ان کو بتایا کہ وہ دنیا اور آخرت میں عورتوں کی سیدہ (سردار) ہیں۔ اس کے علاوہ خاتونِ جنت، الطاہرہ، الزکیہ، المرضیہ، السیدہ، العذراء وغیرہ بھی القاب کے طور پر ملتے ہیں۔

حالاتِ زندگی

بچپن

ان کے بچپن ہی میں نبوت کے دسویں سال ہجرتِ مدینہ کا واقعہ ہوا۔ 2ھ میں رسول اللہ نے حضرت ام سلمیٰؓ سے عقد کیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی تربیت میں دے دیا گیا۔

حضرت ام سلمیٰؓ نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرے سپرد کیا گیا۔ میں نے انہیں ادب سکھانا چاہا مگر خدا کی قسم فاطمہؓ تو مجھ سے زیادہ مؤدب تھیں اور تمام باتیں مجھ سے بہتر جانتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ عمران بن حصین کی روایت ہے کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو ابھی کم سن تھیں تشریف لائیں۔ بھوک کی شدت سے ان کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تو کہا کہ بیٹی ادھر آؤ۔ جب آپ قریب آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے بھوکوں کو سیر کرنے والے پروردگار، اے پستی کو بلندی عطا کرنے والے، فاطمہ کے بھوک کی شدت کو ختم فرما دے۔ اس دعا کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرے کی زردی مبدل بسرخی ہو گئی، چہرے پر خون دوڑنے لگا اور آپ ہشاش بشاش نظر آنے لگیں۔ خود حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے پھر کبھی بھوک کی شدت نے پریشان نہیں کیا۔

شادی

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی خواہش کئی لوگوں نے کی۔ حضور ﷺ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ مجھے اس سلسلے میں وحیِ الٰہی کا انتظار ہے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی خواہش کا اظہار کیا تو حضور ﷺ نے قبول کر لیا اور کہا 'مرحباً و اھلاً۔ بعض روایات کے مطابق حضور ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اے علی خدا کا حکم ہے کہ میں فاطمہ کی شادی تم سے کر دوں۔ کیا تمہیں منظور ہے۔ انہوں نے کہا: ''ہاں'' چنانچہ شادی ہو گئی۔ یہی روایت صحاح میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ، حضرت انس بن مالکؓ اور ام المومنین حضرت ام سلمیٰؓ نے کی ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے کر دوں''۔

حضرت علی المرتضیٰؓ و حضرت فاطمہ الزہراءؓ کی شادی یکم ذی الحجہ 2ھ کو ہوئی۔ کچھ اور روایات کے مطابق حضرت امام محمد باقرؒ و حضرت امام جعفر صادقؒ سے مروی ہے کہ نکاح رمضان میں اور رخصتی اسی سال ذی

الحجہ میں ہوئی۔ شادی کے اخراجات کے لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زرہ 500 درھم میں بیچ دی جو حضرت سیدنا عثمانِ غنیؓ نے قبل ازیں خرید کر بعد ازاں شادی کے تحفہ کے طور پر دے دی۔ یہ رقم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو پیش کی جو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر قرار پایا۔ جبکہ بعض دیگر روایات میں مہر 480 درھم تھا۔

جہیز

جہیز کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت مقداد ابن اسودؓ کو رقم دے کر اشیاء خریدنے کے لیے بھیجا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مدد کے لیے ساتھ بھیجا۔ انہوں نے چیزیں لا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھیں۔ اس وقت حضرت اسماء بنت عمیسؓ بھی موجود تھیں۔ مختلف روایات میں جہیز کی فہرست میں ایک قمیص، ایک مقنع (یا خمار یعنی سر ڈھانکنے کے لیے کپڑا)، ایک سیاہ کمبل، کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ایک بستر، موٹے ٹاٹ کے دو فرش، چار چھوٹے تکیے، ہاتھ کی چکی، کپڑے دھونے کے لیے تانبے کا ایک برتن، چمڑے کی مشک، پانی پینے کے لیے لکڑی کا ایک برتن (بادیہ)، کھجور کے پتوں کا ایک برتن جس پر مٹی پھیر دیتے ہیں، دو مٹی کے آبخورے، مٹی کی صراحی، زمین پر بچھانے کا ایک چمڑا، ایک سفید چادر اور ایک لوٹا شامل تھے۔ یہ مختصر جہیز دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ ان پر برکت نازل فرما جن کے اچھے سے اچھے برتن مٹی کے ہیں۔ یہ جہیز اسی رقم سے خریدا گیا تھا جو حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنی زرہ بیچ کر حاصل کی تھی۔

رخصتی

نکاح کے کچھ ماہ بعد یکم ذی الحجہ کو آپ کی رخصتی ہوئی۔ رخصتی کے جلوس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اشہب نامی ناقہ پر سوار ہوئیں جس کے ساربان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ازواج مطہرات جلوس کے آگے آگے تھیں۔ بنی ھاشم ننگی تلواریں لیے جلوس کے ساتھ تھے۔ مسجد کا طواف کرنے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں اتارا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اس پر دعائیں پڑھیں اور حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کے سر بازوؤں اور سینے پر چھڑک کر دعا کی کہ اے اللہ انہیں اور ان کی اولاد کو شیطان الرجیم سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ ازواج مطہرات نے جلوس کے آگے رجز پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے خاندان عبدالمطلب اور مہاجرین و انصار کی خواتین کو کہا کہ رجز پڑھیں خدا کی حمد و تکبیر کہیں اور کوئی ایسی بات نہ کہیں اور کریں جس سے خدا ناراض ہوتا ہو۔ بالترتیب امہات المومنین حضرت ام سلمیٰؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت حفصہؓ نے رجز پڑھے۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن نے جو رجز پڑھے ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:

حضرت ام سلمیٰ کا رجز: اے پڑوسنو چلو اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے اور ہر حال میں اس کا شکر ادا

اقتباہ! یہ بات مرکز کے نوٹس میں آئی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے تنظیمی اور ذیلی فورمز کے بعض عہدیدار اور کارکنان گوادر اور دیگر **ہاؤسنگ سوسائیٹیز** میں پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ ان احباب کا ذاتی کاروبار ہے اور تحریک منہاج القرآن کا ان کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
نیز مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت نہیں ہے۔ لہٰذا احباب اپنے لین دین/نفع نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے اور کسی کو بھی اس حوالے سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت مرکز میں لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

کرو۔ اور جن پریشانیوں اور مصیبتوں کو دور کرکے اللہ نے احسان فرمایا ہے اسے یاد کرو۔ آسمانوں کے پروردگار نے ہمیں کفر کی تاریکیوں سے نکالا اور ہر طرح کا عیش و آرام دیا۔ اے پڑوسنو۔ چلو سیدہ زنانِ عالم کے ساتھ جن پر ان کی پھوپھیاں اور خالائیں نثار ہوں۔ اے عالی مرتبت پیغمبر کی بیٹی جسے اللہ نے وحی اور رسالت کے ذریعے سے تمام لوگوں پر فضیلت دی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا رجز: اے عورتو! چادر اوڑھ لو اور یاد رکھو کہ یہ چیز مجمع میں اچھی سمجھی جاتی ہے۔

یاد رکھو اس پروردگار کو جس نے اپنے دوسرے شکر گزار بندوں کے ساتھ ہمیں بھی اپنے دینِ حق کے لیے مخصوص فرمایا۔ اللہ کی حمد اس کے فضل و کرم پر اور شکر ہے اس کا جو عزت و قدرت والا ہے۔ حضرت فاطمہ زہراؓ کو ساتھ لے کے چلو کہ اللہ نے ان کے ذکر کو بلند کیا ہے اور ان کے لیے ایک ایسے پاک و پاکیزہ مرد کو مخصوص کیا ہے جو ان ہی کے خاندان سے ہے۔

حضرت حفصہؓ کا رجز: اے فاطمہ! تم عالم انسانیت کی تمام عورتوں سے بہتر ہو۔ تمہارا چہرہ چاند کی مثل ہے۔ تمہیں اللہ نے تمام دنیا پر فضیلت دی ہے۔ اس شخص کی فضیلت کے ساتھ جس کا فضل وشرف سورہ زمر کی آیتوں میں مذکور ہے۔ اللہ نے تمہاری تزویج ایک صاحب فضائل و مناقب نوجوان سے کی ہے یعنی علیؓ سے جو تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ پس اے میری پڑوسنو۔ فاطمہؓ کو لے کر چلو کیونکہ یہ ایک بڑی شان والے باپ کی عزت مآب بیٹی ہے۔

شادی کے بعد

آپ کی شادی کے بعد زنانِ قریش انہیں طعنے دیتی تھیں کہ ان کی شادی ایک فقیر (غریب) سے کردی گئی ہے۔ جس پر انہوں نے رسالت مآب سے شکایت کی تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ پکڑا اور تسلی دی کہ اے فاطمہ ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے تیری شادی ایک ایسے شخص سے کی ہے جو اسلام میں سب سے اول، علم میں سب سے اکمل اور حلم میں سب سے افضل ہے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ علی میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں؟۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہنسنے لگیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس پر راضی اور خوش ہوں۔

شادی کے بعد آپ کی زندگی طبقہ نسواں کے لیے ایک مثال ہے۔ آپ گھر کا تمام کام خود کرتی تھیں مگر

کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں آیا۔ نہ ہی کوئی مددگار یا کنیز کا تقاضا کیا۔ 7ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک کنیز عنایت کی جو حضرت فضہؓ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے باریاں مقرر کی تھیں یعنی ایک دن وہ کام کرتی تھیں اور ایک دن حضرت فضہ کام کرتی تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور دیکھا کہ آپ بچے کو گود میں لیے چکی پیس رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک کام فضہ کے حوالے کر دو۔ آپ نے جواب دیا کہ بابا جان آج فضہ کی باری کا دن نہیں ہے۔

آپ کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مثالی تعلقات تھے۔ کبھی ان سے کسی چیز کا تقاضا نہیں کیا۔ ایک دفعہ حضرت فاطمہؓ بیمار پڑیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ کچھ کھانے کو دل چاہتا ہو تو بتاؤ۔ آپ نے کہا کہ میرے پدر بزرگوار نے تاکید کی ہے کہ میں آپ سے کسی چیز کا سوال نہ کروں، ممکن ہے کہ آپ اس کو پورا نہ کر سکیں اور آپ کو رنج ہو۔اس لیے میں کچھ نہیں کہتی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب قسم دی تو انار کا ذکر کیا۔

آپ نے کئی جنگیں دیکھیں جن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمایاں کردار ادا کیا مگر کبھی یہ نہیں چاہا کہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوں بلکہ جنگ احد میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہہ نے سولہ زخم کھائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہوا مگر آپ نے کسی خوف و ہراس کا مظاہرہ نہیں کیا اور مرہم پٹی، علاج اور تلواروں کی صفائی کے فرائض سرانجام دیے۔

اولاد

اللہ نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ دو بیٹے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بیٹیاں حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھیں۔ ان کے دونوں بیٹوں کو رسول اللہ ﷺ اپنا بیٹا کہتے تھے اور بہت پیار کرتے تھے۔ اور فرماتے تھا کہ حسنؓ اور حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ ان کے نام بھی حضرت محمد ﷺ نے خود رکھے تھے۔ ☆☆

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی راہنما اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دست راست محترم سید الطاف حسین شاہ گیلانی کے جواں سال صاحبزادے محترم سید فرخ حسن گیلانی بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے جن کے جنازے میں تحریک کے اعلیٰ سطحی وفد نے شرکت کی۔ اس موقع پر نائب ناظم اعلیٰ تحریک محترم علامہ سید فرحت حسین شاہ نے جنازہ کی نماز کی امامت اور دعا فرمائی جبکہ شیخ الاسلام مدظلہ اور ان کے صاحبزادگان محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور ان کی فیملی نے نہایت گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی بخشش و مغفرت کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ محترم گیلانی صاحب اور ان کی فیملی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اسلامی تہذیب کی خصوصیات

نایاب حسن

انسان کی شہری اور اجتماعی زندگی کے لیے تہذیب ایک لازمی چیز ہے کیونکہ عالمِ وجود میں آنے والے بچے کو پروان چڑھنے کے لیے ماں کی گود ضروری ہے، نیز اس کی نشونما کے لیے خاندان، معاشرہ اور تعلیم گاہ بھی ضروری ہے، اجتماعی زندگی انسان کی فطرت ہے اور تہذیب اس کی اساس ہے، سویلائزیشن (تہذیب) کو خواہ لفظی اعتبار سے دیکھیں یا تاریخی اعتبار سے اس کا مطالعہ کریں، ہر حوالے سے اس کا تعلق سماجی اور اجتماعی زندگی سے جڑا ہوا نظر آئے گا، عربی زبان میں اس کے لیے مدنیت، حضارت اور ثقافت جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور انگریزی میں بھی Civil, City, Civic, Civilization یہ سب کے مصدر کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

تہذیب کیا ہے؟

یہ ایک ایسا گہوارہ ہے، جس میں انسانیت پروان چڑھتی ہے، انسان کا تشخص قائم ہوتا ہے، اس کے لیے ترقی کی راہیں کھلتی ہیں اور اس کو اپنا کر زندگی کے ہر موڑ پر انسان کامیاب وکامران ہوتا ہے۔ انسانوں کے درمیان خیالات، اقدار، ادارے، تعلقات یہ تہذیب کا نتیجہ ہیں۔

ثقافت اور تہذیب

ثقافت (کلچر) اور تہذیب (سویلائزیشن) کی اصطلاحیں عمرانیات (سوشیالوجی)، تاریخ اور فلسفے کے مباحث میں استعمال ہوتی ہیں؛ عقیدے، اقدار اور اصولِ حیات کی بنیادی قدریں، جو کسی انسانی گروہ کی مشترک اساس ہوں اور جن کی بنیاد پر کسی قوم یا جماعت کو معاشرے میں ایک شناخت حاصل ہو، وہ کلچر کہلاتا ہے؛ لیکن واضح رہے کہ کلچر عقیدہ، فکر، عادات اور اخلاق واطوار کے ساتھ ساتھ سیاسی، اجتماعی اور معاشرتی ادارے بین الاقوامی

میدانوں میں بھی اپنے آثار چھوڑتے ہیں، جس کے نتیجے میں مختلف علوم وفنون وقوع پذیر ہوتے ہیں، آرٹ کی مختلف شکلیں معرضِ ظہور میں آتی ہیں، فن تعمیر کے گونا گوں شاہ کار انسانی نگاہوں کو خیرہ کیے دیتے ہیں، معاشی ادارے تشکیل پاتے اور سیاسی نظام بنتے ہیں؛ اسی مجموعی تشخص کو تہذیب، حضارت اور سویلائزیشن کا نام دیا جاتا ہے۔

تہذیب کے عناصرِ ترکیبی

کسی بھی تہذیب کے بنیادی طور پر چار عناصر ہوتے ہیں: (۱) اقتصادی ذرائع (۲) سیاسی نظام (۳) اخلاقی اقدار وروایات (۴) مختلف علوم وفنون پر گہری نظر، نیز جس طرح کسی بھی تہذیب کے آگے بڑھنے اور ترقی کے منازل طے کرنے کے متعدد عوامل ہوتے ہیں: کچھ جغرافیائی، کچھ اقتصادی اور کچھ نفسیاتی جیسے: مذہب، زبان اور اصول تعلیم وتربیت، ہیں، جو اس کی بقا اور ترقی کی راہوں میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

تہذیبِ انسانی کی تاریخ کا دائرہ کار

انسانی تہذیب کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا خود انسان ہے۔کسی بھی تہذیب کا تعلق کسی خاص خطہ ارضی یا کسی خاص نسلِ انسانی سے نہیں ہوتا؛ بلکہ وہ دنیا کی تمام نسلوں کو محیط ہوتی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ظہور پزیر ہونے والی ہر قوم تہذیب وتمدن کے باب میں کچھ نہ کچھ صفحات رقم کرتی ہے، گو بعض تہذیبیں اپنی ٹھوس بنیادوں کی بناء پر دیگر تہذیبوں سے ممتاز ہوجاتی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ہر وہ تہذیب جس کا پیغام عالم گیر ہو،جس کا خمیر انسانیت نوازی پر اٹھا ہو،جس کی ہدایات وتوجیہات اخلاقی قدروں کی پاسداری کرنے والی ہوں اور جس کے اصول وضوابط حقیقت پسندی پر مبنی ہوں؛ تاریخ میں ایسی تہذیب کو بقائے دوام حاصل ہوتا ہے، اور ہر زمانے میں اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات

یوں تو اسلامی تہذیب اپنے ہزارہا خوبیوں اور خصوصیات کو سموئے ہوئے ہے؛ مگر یہاں صرف اس کی اہم اور بنیادی خصوصیات کو سپردِ قرطاس کریں گے

پہلی خصوصیت

اسلامی تہذیب کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی اساس کامل وحدانیت پر ہے، یہی ایک ایسی تہذیب

ہے، جو یہ تصور پیش کرتی ہے کہ کائنات کی ایک ایک شئ صرف ایک ذات کی خلق کردہ ہے،اسی کے لیے عبادت اور پرستش ہے اور اسی سے اپنی حاجات وضروریات بیان کرنا چاہیے (ایاک نعبد وایاک نستعین) وہی عزت عطا کرتا ہے اور اسی کے ہاتھ میں کسی کو بھی ذلیل وخوار کردینا ہے، (وتعز من تشاء وتذل من تشاء) وہی دیتا ہے اور وہی محروم بھی رکھتا ہے اور زمین کی بے کراں وسعتوں اور آسمان کی بے پایاں بلندیوں پر جو کچھ ہے سب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ (وھو علی کل شیء قدیر)

دوسری خصوصیت

اسلامی تہذیب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اہداف اور پیغامات تمام کے تمام تر آفاقی ہیں۔ قرآن کریم نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت وکرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا، جس میں ان تمام قبائل واقوام کے عمدہ جواہر کو ایک لڑی میں پرودیا جنھوں نے مذہب اسلام قبول کیا، پھر اس کی اشاعت وترویج میں کوشاں رہے، یہی وجہ ہے کہ دیگر تمام تہذیبیں کسی ایک نسل پر ناز کرتی ہیں، مگر تہذیبِ اسلامی میں وہ تمام افراد مایۂ افتخار ہیں، جنھوں نے اس کی عظمت کو بلند کیا؛ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے طریقے اسلامی تہذیب نے پورے عالم کو انسانی فکر سلیم کے عمدہ نتائج سے ہمکنار کیا۔

تیسری خصوصیت

اسلامی تہذیب کی تیسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اپنے زندگی کی سرگرمیوں میں اولیت کا مقام عطا کیا اور ان قدروں سے کبھی بھی خالی نہ رہی؛ چناں چہ علم وحکمت، قوانین شرعیہ، جنگ، مصالحت، اقتصادیات اور خاندانی نظام، ہر ایک میں ان کی قانوناً بھی رعایت کی گئی اور عملاً بھی اور اس معاملے میں بھی اسلامی تہذیب کا پلڑا تمام جدید وقدیم تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے؛ کیوں کہ اس میدان میں ہماری تہذیب نے قابل فخر کارنامے چھوڑے ہیں اور وہ دیگر تمام تہذیبوں سے انسانیت نوازی میں سبقت لے گئی ہے۔

چوتھی خصوصیت

ہماری تہذیب کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے سچے اصولوں پر مبنی علم کو خوش آمدید کہا اور پکے

مبادیات پر مبنی عقائد کو اپنی توجہ کا مرکز قرار دیا؛ چناں چہ عقل وقلب دونوں اس کے مخاطب ہیں اور یہ بھی تہذیبِ اسلام کی ایسی خصوصیت ہے جس میں پوری انسانی تاریخ میں اس کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا، اس کے باعثِ افتخار ہونے کا راز یہ ہے کہ اسی کے ذریعہ سے اسلامی تہذیب نے ایسا نظام حکومت قائم کیا جو حق وانصاف پر مبنی ہو اور دین وعقیدے کی پختگی جس کا محور ہو۔

پانچویں خصوصیت

ہماری تہذیب کی ایک اور اہم ترین خصوصیت اس کی کشادہ ظرفی اور انتہاء سے زیادہ پائی جاتی ہے، جو مذہب کی بنیاد پر قائم کسی بھی تہذیب میں ناپید ہے۔ خیر یہ تو کسی ایک شخص کی بات ہے؛ مگر ہماری تو پوری تہذیب کی بنیاد ہی مذہب اور اس کے وضع کردہ اصولوں پر ہے؛ لیکن یہ ایک ناقابل انکار سچائی ہے کہ تاریخ میں سب سے زیادہ انصاف، رحم وکرم اور انسانیت کی علمبردار صرف اور صرف اسلامی تہذیب ہے ہے۔

☆☆☆☆☆

eLearning
by Minhaj-ul-Quran International

3 Days Trial

Qualified Staff
One to One Class
Nominal Fee

Online Courses

- Reading Quran
- Qiraat ul Quran
- Irfan ul Quran
- Translation Quran
- Aqaaid Course
- Fiqh Course
- Hadith Course
- Seerat ul Rasool
- Urdu Language
- Arabic Language
- Naat Course
- Hifz ul Quran

For Details:
www.eQuranClass.com
email: elearning@minhaj.org
Ph #: +92-42-35162211 WhatsApp/Viber, imo & Cell: +92-321-6428511

علم کی ترویج ۔ قومی ترقی کا راز ہے

ڈاکٹر ابوالحسن الازہری

علم کی طلب سوال سے ظاہر ہوتی ہے۔علم کا سوال کرنا، مزید علم جاننے کی خواہش کا اظہار کرنا ہے، خود سوال طلب علم کی نشانی ہے۔ لہذا طالب علم کو اپنی طلبِ علم کا سوال، اہل علم سے کرتے رہنا چاہیے یہی فروغ علم کا ذریعہ ہے۔علم کا سوال، علم کے نئے حقائق کو منکشف کرتا ہے۔ سوال علم کی گہرائیوں کو کھولتا ہے۔ سوال علم کی نئی جہتوں کو متعارف کرانے کا سبب بنتا ہے۔ سوال تلاش کو بڑھاتا ہے اور علم کو پھیلاتا ہے۔ اس لئے طالب علموں کو سوال کرنے کی ترغیب یوں دی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (النحل، ۱۶: ۴۳)

’’سوتم اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہو‘‘۔

طالب علم کا کسی بھی علم کو جاننا یہ ہے کہ وہ اس علم کا ماضی بھی جانے، اس علم کا حال بھی جانے اور اس علم کا مستقبل بھی جانے۔ اس علم کی ابتداء بھی جانے اور اس علم کی تاریخ ارتقاء بھی جانے اور اس علم کی موجودہ اہمیت کو بھی سمجھے اور اس علم کی مستقبل میں ضرورت پر بھی نظر کرے۔ اس علم کی ساری جہتیں اور اس علم کی ساری نوعیتیں اور اس علم کی ساری صورتیں، اس کے ذہن میں ہوں۔ تب اس کا، اس علم کو جاننا کار آمد ہوگا۔ تب اس علم کو حاصل کرنا مفید اور اس علم کو پانا، اس کے لئے نفع مند ہوگا۔ اس لئے ’’ایدیھم‘‘ کا جاننا حال و مستقبل کا جاننا ہے اور ’’خلفھم‘‘ کا جاننا، ماضی کا جاننا ہے۔ ارشاد فرمایا:

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ. (البقرہ، ۲: ۲۵۵)

’’جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے‘‘۔

انسان کا جاننا یہ ہے کہ وہ سب کچھ جان جائے۔ کوئی چیز اس کے جاننے سے رہ نہ جائے، وہ جاننے کی خواہش میں امیر ہو، غریب نہ ہو اور جاننے کی خواہش جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر جاننے کے عمل کی رغبت ہوگی۔ جاننے کی خواہش قلیل ہوگی تو عمل بھی قلیل ہوگا۔ جاننے کی خواہش ضعیف ہوگی تو عمل بھی تھوڑا ہوگا اور نہ ہونے کے برابر ہوگا۔

وہ طالب علم کبھی سچا طالب علم نہیں بن سکتا جو جاننے کی خواہش تو رکھے مگر جاننے کے لئے کبھی بھی کتاب سے، اپنا رشتہ مضبوط نہ رکھے۔ وہ صرف جاننے کی خواہش کو تو ابھارے مگر کتاب کو کبھی بھی نہ اٹھائے، کتاب علم دیتی ہے فقط خواہش پر امید رکھتی ہے۔ علم کی منزل، فقط خواہشوں سے نہیں بلکہ عملی کاوشوں سے ملتی ہے۔ علم میں رسوخ تمنا و آرزو سے نہیں بلکہ عمل کے تسلسل سے پیدا ہوتا ہے۔ فقط خواہش بالآخر انسان کو ان پڑھ ہی رکھتی ہے۔ اس لئے سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا:

وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ . (البقرہ، ۲: ۷۸)

''اور ان (یہود) میں سے (بعض) ان پڑھ (بھی) ہیں جنہیں (سوائے سنی سنائی جھوٹی امیدوں کے) کتاب (کے معنی و مفہوم) کا کوئی علم ہی نہیں''۔

وہ کتاب کو صرف محض زبانی پڑھ لیتے ہیں۔ وہ کتاب کو اپنی من گھڑت باتوں کی تسکین کے لئے بے سمجھے میں پڑھ لیتے ہیں اور اس میں غور وفکر نہیں کرتے۔ کتاب اور طالب علم کا آپس میں گہرا تعلق ہے، کتاب اور طالب علم کا باہم ایک ایسا رشتہ ہے جس رشتے اور ناطے کو، جس قدر مضبوط کیا جائے گا اسی قدر طالب علم کے اندر علم کی قوت اور علم کی طاقت پیدا ہوگی۔ طالب علم اور کتاب کے ربط سے علم کی پختگی آئے گی۔ کتاب، طالب علم میں علم کو ایک زندہ حقیقت بناتی ہے۔ کتاب سے لاتعلقی علم سے لاتعلقی ہے حتی کہ علم سے بے خبری ہے۔ کتاب سے تعلق علم سے تعلق ہے۔ کتاب سے دور ہونا علم سے دور ہونا ہے۔ اس لئے سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا:

نَبَذَ فَرِيۡقٌ مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ كَاَنَّهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ. (البقرہ، ۲: ۱۰۱)

''ایک گروہ نے اللہ کی (اسی) کتاب (تورات) کو پس پشت پھینک دیا، گویا وہ (اس کو) جانتے ہی نہیں (حالاں کہ اسی تورات نے انہیں نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دی تھی)''۔

لہذا کتاب کو نہ سمجھنا، کتاب میں غور وفکر نہ کرنا، کتاب کو علم کا ذریعہ نہ سمجھنا، کتاب سے تعلق کو مضبوط

نہ کرنا، کتاب سے کمزور ناطہ رکھنا ہی انسان کو لایعلمون تک پہنچاتا ہے۔ کتاب سے تعلق توڑ کر، انسان علم سے تعلق توڑ لیتا ہے۔ کتاب سے جڑنا، علم سے جڑنا ہے اور علم سے وابستہ ہونا ہے۔ یہ تو متعلم کا حال ہے دوسری طرف معلم کا حال یہ ہے اور معلم وہ ہوتا ہے جو سب کچھ جانتا ہو۔ استاد و معلم وہی ہے کہ جو کچھ وہ جانتا ہو طالب علم ابھی نہ جانتا ہو۔ معلم اپنے متعلم سے بڑھ کر جانتا ہے۔ اس لئے فرمایا:

فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا . (الفتح،۴۸:۲۷)

''پس وہ جانتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے''۔

معلم کو چاہئے کہ وہ اپنے علم کو بڑھاتا رہے اور اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے، اپنے علم کو ترقی دیتا رہے، اپنے علم کو تنزلی کی طرف نہ جانے دے اور اپنے علم کو ہمیشہ ترقی اور ارتقاء کی طرف گامزن رکھے۔ یوں معلم وہ ہے جو اپنے طلباء کو وہ سکھائے جو وہ نہ جانتے ہوں۔ اس لئے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا:

وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. (البقرہ،۲:۱۵۱)

''اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے''۔

جس چیز کو طلباء نہ جانتے ہوں وہ سکھانا معلمیت ہے۔ جس چیز سے طلباء بے خبر ہوں اس سے ان کو باخبر کرنا، معلمیت ہے۔ جس چیز کا طلباء کو علم نہ ہو اور اس کا علم دینا معلمیت ہے۔ ان پڑھ کو تعلیم یافتہ بنانا، معلمیت ہے۔ اپنے طلباء کو علم عصر سمجھانا اور سکھانا، معلمیت ہے۔ طلباء میں حصول علم کی تڑپ اور جذبہ اور جستجو پیدا کرنا معلمیت ہے۔ طلباء کو جاہل سے عالم بنانا معلمیت ہے۔ طلباء کو ایسا سکھانا کہ زمانہ ان کے سیکھنے کی، ان کے پڑھنے کی، ان کے جاننے کی گواہی دے ایسا پڑھانا اور ایسا سکھانا معلمیت ہے۔ معلم بے نام کو نامدار بناتا ہے معلم بے علم کو باعلم اور باعمل بناتا ہے۔ معلم بے حیثیت کو باحیثیت اور بارعب بناتا ہے۔ معلم انسان کی صلاحیت کو تراشتا ہے اور اس کی قابلیت کو زمانے سے منواتا ہے اور طالب علم کو ایک حقیقت بنا کر معاشرے سے تسلیم کراتا ہے۔ ایسا علم سیکھو کہ انسان اپنے علم کی بنیاد پر دوسروں سے متجاوز نظر آئے۔ یہی علم، خود جاننے اور نہ جاننے والوں میں فرق قائم کرتا ہے۔ جسے قرآن یوں بیان کرتا ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ. (الزمر،۳۹:۹)

''فرما دیجیے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہو سکتے ہیں۔''

(جاری ہے) ☆☆☆☆☆

انا للہ وانا الیہ راجعون

عظیم علمی، فکری و ادبی شخصیت

شیخ الحدیث حضرت

علامہ محمد معراج الاسلام

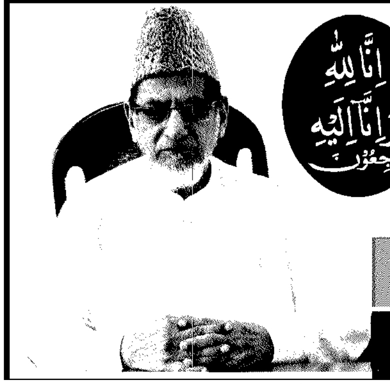

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے دیرینہ ساتھی

30 سال تک جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن سے وابستہ رہے

موت اس دنیا کی سب سے تلخ، اٹل اور ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ یہ ہر ذی نفس کو فنا کے گھاٹ اتار کر ہی دم لیتی ہے۔ بعض ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں، جن کے لیے موت فنا کا نہیں بلکہ بقا کا پیغام لے کر آتی ہے۔ یہ وہ سعید افراد ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کو علم اور دینِ اسلام کے لیے وقف کیا ہوتا ہے۔ قحط الرجال کے شکار اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی امت میں خیر کے دریا رواں ہونے کے سبب آج بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں جو سانس تو بلاشبہ دورِ فتن میں لے رہی ہیں مگر ان کا تقویٰ، زُہد و ورع اور علم و حلم قرونِ اولیٰ کے اکابرین جیسا ہے۔

ایسی ہی نابغہ روزگار شخصیت محترم شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام تھے جنہوں نے اپنی تمام زندگی دینِ اسلام کے فروغ کے لیے وقف کیے رکھی اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک علوم دینیہ کی خدمت میں مصروفِ عمل رہے۔ یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ قرآنِ حکیم اور حدیثِ نبوی کی ترویج و تعلیم ہی ان کی زندگی کا مقصد اور ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔

16 اپریل 2017ء کا سورج دُنیائے فانی کے کئی تشنگانِ علم و ادب کو سیراب کر کے خود امر ہوجانے کے درجے پر فائز اس عبقری شخصیت شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام کو اپنے ہمراہ لے گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام صرف ایک شخصیت ہی کا نام نہیں بلکہ آسمانِ علم کے درخشندہ اور تابندہ ستارے، علم و ادب کے کوہِ گراں، عظیم مربی اور علم و حکمت کا ایک جاوداں باب کا عنوان بھی ہیں۔ آپ کی علمی ضیاء پاشیوں سے ایک جہاں روشن ہوا ہے۔ آپ اعلیٰ پائے کے مدرس، بے مثال محدث، مقررِ خوش بیاں، عظیم محقق اور صالح مربیِ اسلام تھے۔ زہد عن الدنیا آپ کا شیوۂ زندگی تھا۔ اس دنیائے فانی میں 77 سال گزارنے کے باوجود اس کی لذتیں، رنگینیاں اور حشر سامانیوں کا آپ کے دل کو بھانا تو کجا یہ سب آپ کے قدموں کی دھول کو بھی نہ چھو سکیں۔ آپ کی گفت گو سے ٹپکتی مٹھاس کے اپنے پرائے سبھی معترف ہیں۔ گویا احادیثِ نبوی ﷺ کی تاثیر خوشبو بن کر آپ کے رگ و پے میں بسی ہوئی تھی۔

جس طرح آپ کا ظاہر صاف، پاکیزہ اور معطر تھا، عین اسی طرح آپ کا باطن بھی اجلا اجلا، نکھرا نکھرا اور معطر و منور تھا۔ اس پر مستزاد نفیس الطبع، ذوقِ سلیم اور شُستہ زبان یہ سب عوامل ان کے اوصافِ حمیدہ کا حصہ تھے۔ آپ عالم باعمل اور شب زندہ دار تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کی زبان و قلم میں یہ تاثیر رکھی تھی کہ فصاحت و بلاغت اور ادب کے دیگر قرینوں سے مزین تحریر و تقریر عام شخص بھی آسانی سے سمجھ لیتا اور اسے اپنی حرزِ جان بنا لیتا تھا۔

1987ء کے آغاز میں آپ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور تشریف لائے۔ یہاں آپ تدریس کے ساتھ ساتھ

ادارہ منہاج القرآن میں مختلف ذمہ داریاں سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے تحریک منہاج القرآن کی نظامت دعوت میں بطور ڈائریکٹر فرائض بھی سرانجام دیئے اور اس کے ساتھ ساتھ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں ڈین فیکلٹی آف شریعہ کے اعلیٰ منصب پر فائز رہ کر جامعہ کی تعمیر و ترقی میں دن رات کوشاں رہے۔ یہاں آپ تقریباً 30 سال تک علم حدیث کے ساتھ ساتھ دیگر فنون کی تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام کا انتقالِ پُرملال نہ صرف تحریک منہاج القرآن، وطنِ عزیز بلکہ پورے عالمِ اسلام کے لیے ایک الم ناک سانحہ ہے۔ گویا پوری اُمتِ مسلمہ ایک عظیم علمی و روحانی اور نابغہ عصر شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔ وہ علم و ادب اور نورِ معرفت کی ٹھنڈی، میٹھی اور نورانی چھاؤں والے شجرِ سایہ دار تھے، جو اب ہم میں نہیں رہے۔ آپ تحریکِ منہاج القرآن کا قابلِ فخر اثاثہ تھے، ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ تحریک منہاج القرآن بالعموم اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن بالخصوص آپ کی اعلیٰ علمی، ادبی، فکری خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔ مؤرخ جب بھی تاریخ لکھے گا تو آپ کی علمی خدمات کو آبِ زر سے لکھنے پر مجبور ہوگا۔ آپ نے تلامذہ کی صورت میں جو صدقہ جاریہ ورثے میں چھوڑا ہے، وہ قیامت تک آپ کے درجات کی بلندیوں کا باعث بنتا رہے گا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے حضرت شیخ الحدیثؒ کے صاحبزادگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے ان کے انتقال کو علم وفکر کی دنیا کے ساتھ ساتھ تحریک منہاج القرآن اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا ناقابلِ تلافی عظیم نقصان قرار دیا اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے بلندئ درجات کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلامؒ کے جنازے میں مرکزی امیر تحریک محترم صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، پرنسپل دارالعلوم بھیرہ شریف محترم علامہ امین الحسنات، ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈا پور، محترم مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، نائب ناظم اعلیٰ تحریک محترم علامہ سید فرحت حسین شاہ، مرکزی ناظم علماء و مشائخ منہاج القرآن محترم صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری، محترم ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی کے علاوہ جملہ مرکزی قائدین، عہدیداران اور کارکنان تحریک، جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن اور منہاج یونیورسٹی کے جملہ اساتذہ کرام، منہاجینز، طلبہ، علماء و مشائخ اور عوام الناس کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

رسمِ قل کی تقریب میں بھی تحریک کے مرکزی قائدین، کارکنان، جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے اساتذہ وطلبہ، مشائخ و علماء اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ٹیلی فونک خصوصی گفتگو فرماتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث کی خدمات کو بھرپور انداز میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام بلاشبہ نورِ حق کا ایک آفتاب تھے، ظلمتوں میں ماہتاب تھے اور نکہتِ علم وحکمت کا مہکتا گلاب تھے۔ ان کے اَفکار متلاشیانِ حق کیلئے نقشِ راہ تھے اور رہیں گے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مرقدِ شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام کو جنت الفردوس کا گل زار بنائے اور ان کے علمی ورثے کو قیامت تک کے اہلِ حق کے لیے نورِ ہدایت بن کر چمکتا، مہکتا اور سرسبز و شاداب رکھے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

مرتّبہ: نازیہ عبدالستار

گلدستہ

حضرت محمد ﷺ کی پسندیدہ غذائیں اور ان کے فوائد

اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسانوں کے لئے بے شمار نعمتیں عطا کیں، جن میں بہت سی ضروریات زندگی جن میں خوراک، پانی، پناہ گاہ اور خدا کی دیگر قدرتی تحفے شامل ہیں۔ غذا دنیا میں ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جس قسم کا کھانا سامنے آتا اسے تناول فرمالیتے اور نہ ہی کسی خاص قسم کے کھانے کا اہتمام فرماتے۔

ہمارے نبی ﷺ کو درج ذیل غذاؤں کو ان کے ذائقے اور فوائد کی وجہ سے بہت پسند فرماتے تھے۔

ا۔ کھجور

کھجور اہل عرب عموماً خوراک کے طور پر استعمال کرتے تھے، حضور نبی کریم ﷺ نے کھجور کی بڑی تعریف فرمائی خصوصاً عجوہ کھجور کی۔

حضور نبی اکرم ﷺ کو کھجور بہت زیادہ پسند تھی اور اس کا بہت استعمال فرماتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص روزانہ صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیا کرے اس دن زہر اور جادو سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے عجوہ جنت کا پھل ہے۔ اس میں زہر سے شفا دینے کی تاثیر ہے۔

فوائد: کھجور ایک مقوی غذا ہے۔ سب پھلوں میں سے زیادہ توانائی بخش ہے۔ جسم انسانی کو جس قدر حیاتین کی ضرورت ہوتی ہے اسی قدر کھجور میں ہے۔ کھجور جسم کو فربہ کرتی ہے۔ صالح خون پیدا کرتی ہے۔ سینہ اور پھیپھڑوں کو قوت بخشنے کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

۲۔ روغن زیتون

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے روغن زیتون کو بہت پسند فرمایا ہے۔ نبی ﷺ روٹی کو روغن زیتون سے چوپڑ کر تناول فرماتے۔

قرآن میں زیتون کا ذکر آیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور مالش میں استعمال کرو۔ اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے پیدا ہوتا ہے۔

فوائد: زیتون کا تیل دنیا کا واحد تیل ہے جو چربی میں تبدیل نہیں ہوتا یہ امراض قلب اورموٹاپے

سے بچنے کے لئے انتہائی مفید ہے، روغن زیتون استعمال کرنے والے افراد دل کی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ زیتون جوڑوں اور پٹھوں کے درد، سانس کی بیماریوں، کولیسٹرول کے مسائل، بلڈ پریشر، گردوں کے امراض، موٹاپے اور فالج سمیت مختلف امراض سے انسان کو محفوظ رکھنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتا ہے۔

۳۔ دودھ

دودھ حضور نبی اکرم ﷺ کی پسندیدہ غذا رہی ہے۔ آپ ﷺ اکثر گائے اور بکری کا دودھ استعمال فرماتے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: کوئی چیز ایسی نہیں جو طعام اور مشروب دونوں کا کام دیتی ہو، سوائے دودھ کے۔

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گائے کے دودھ کو اپنے اوپر لازم قرار دے دو کیونکہ یہ شفا بخش ہے اور اس کا گھی دوا ہے۔

فوائد: حضرت انسان کے لئے ایک مکمل غذا ہے اور اس سے بہتر غذا شاید ہی ہو۔ دودھ میں جسم کی ضرورت کے مطابق تمام اجزاء موجود ہیں۔ جن سے جسم صحت مند رہ سکتا ہے اور اس کی نشو و نما صحیح ہو سکتی ہے جن علاقوں کے لوگ دودھ استعمال کرتے ہیں ان کی عمریں زیادہ ہوتی ہیں۔

۴۔ شہد

حضور نبی اکرم ﷺ نے شہد کو بہت پسند فرمایا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ شہد پسند فرماتے تھے، شہد کی شفا بخشی کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے اور اسے موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج قرار دیا گیا ہے۔

فوائد: شہد کے بارے میں یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ بہت سے امراض میں مفید ہے اور اس کا استعمال جسم کو امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ تمام تر کاوشوں کے باوجود اب تک شہد کا متبادل تلاش نہیں کیا جاسکا۔ شہد کی ایک خوبی اس کے رس کا جلد اثر کرنا اور قدرتی انٹی بایوٹک ہونا ہے۔ یہ حلق سے نیچے اترتے ہی خون میں شامل ہوجاتا ہے۔ نوزائیدہ بچے سے لے کر جان بلب مریض تک سب کے لئے غذا اور دوا ہے۔

۵۔ کدو

حضور نبی اکرم ﷺ کو سبزیوں میں کدو بہت پسند تھا۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو ایک دعوت میں جو کی روٹی اور کدو گوشت کا شوربہ پیش کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش فرما کر تناول فرما رہے تھے۔ میں اس روز کے بعد ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگا۔

فوائد: کدو ایک سبزی ہے جو ذائقہ میں لذیذ اور تاثیر میں زود ہضم، صحت بخش اور دماغی صلاحیتوں کو بڑھانے والا ہے، کدو مفرح قلب، جگر اور اعصاب کیلئے مفید سبزی ہے۔☆☆☆☆☆

تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

پشاور: سیدہ کائنات کانفرنس

منہاج القرآن ویمن لیگ پشاور کے زیرِاہتمام یوم ولادت سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے موقع پر سیدہ کائنات کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا، جس کے بعد آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت اور سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی شان میں منقبت پیش کی گئی۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی صدر محترمہ روبینہ معین نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواتین اسلام کے لئے سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی ذات بابرکات اسی طرح اسوہ کامل ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ دختران اسلام ہر شعبہ زندگی میں اپنے آپ کو سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی حیات مقدسہ کے آئینے میں دیکھیں تو ایک مثالی بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کی خصوصیات درجہ کمال پر ملتی ہیں۔ شہزادی کونین اور شمع شبستان حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکیزہ سیرت اور حیات طیبہ ہر دور کی مسلمان خواتین کے لئے ہر لحاظ سے نمونہ کمال اور واجب الاتباع ہے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیات مقدسہ سے روشنی کشید کر کے موجودہ دور کی خواتین کو واضح نمونہ عمل دکھانا وقت کی اہم ترین دینی ضرورت ہے۔

فیصل آباد: منہاج القرآن ویمن لیگ کی تنظیم نو

منہاج القرآن ویمن لیگ فیصل آباد کے انتخابات مکمل ہوگئے، انتخابات کی نگرانی منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ناظمہ افنان بابر نے کی۔ تحریک منہاج القرآن فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات غلام محمد قادری کے 29 مارچ 2017ء کو جاری کردہ نتائج کے مطابق اختر کلثوم منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع فیصل آباد کی سرپرست، فاطمہ سجاد صدر، فرحت دلبر قادری ناظمہ، فریدہ علی نائب ناظمہ، روبینہ خاکی ناظمہ تربیت، قمرالنساء علی ناظمہ دعوت، شمائلہ انجم نائب ناظمہ دعوت، تسنیم افضال فنانس سیکرٹری، سعدیہ حفیظ ناظمہ نشر و اشاعت، زہرہ بتول ایم ایس ایم سسٹرز کی کوآرڈنیٹر منتخب ہوئیں۔ تحریک منہاج القرآن فیصل آباد کے امیر علامہ سید ہدایت رسول قادری، ناظم رانا رب نواز انجم، رانا طاہر سلیم، میاں کاشف محمود، حاجی امین القادری، میاں امجد قادری، اللہ رکھا نعیم القادری، علامہ عزیز الحسن اعوان، رانا غضنفر علی، حافظ محمود الحسن، آصف عزیز نے نومنتخب عہدیداران کو مبارکباد پیش کی۔

نومنتخب عہدیداران کی تقریب حلف برداری سے خطاب کرتے ہوئے افنان بابر نے کہا کہ علم کے نور سے ظاہر و باطن کو بدلنے کی جدوجہد ہی معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

نے معاشرے میں تبدیلی کا جو ویژن دیا ہے اس میں عورت کو مرکزی کردار حاصل ہے اور منہاج القرآن ویمن لیگ دین مبین کی زریں اقدار کے فروغ کیلئے ان کی رہنمائی میں انتہائی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیراہتمام 23 شادیوں کی پُروقار اجتماعی تقریب

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیراہتمام 23 شادیوں کی پُروقار اجتماعی تقریب 19 مارچ 2017ء کو منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن کے بالمقابل وسیع گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ شادیوں کی اس اجتماعی تقریب میں 21 مسلم اور 2 مسیحی جوڑے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ مسلم جوڑوں کا نکاح منہاج القرآن علماء کونسل کے سکالرز علامہ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری، علامہ سید فرحت حسین شاہ، علامہ محمد عثمان سیالوی، علامہ محمد خلیل حنفی اور محترم قاری اللہ بخش نقشبندی نے پڑھایا جبکہ مسیحی جوڑوں کا نکاح انکے مذہبی رہنماء نے پڑھایا۔ ہر دولہن کو پونے دو لاکھ روپے کا گھریلو سامان کا تحفہ دیا گیا۔ 700 باراتیوں کیلئے کھانے کا اہتمام، دولہوں اور دولہنوں کا روایتی بینڈ باجے سے استقبال کیا گیا۔

تقریب کی صدارت تحریک منہاج القرآن کے صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی جبکہ عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید احمد، مجلس وحدت المسلمین کے سیکرٹری جنرل راجہ ناصر عباس، غلام محی الدین دیوان، ڈاکٹر عامر بلوچ، ڈاکٹر زرقا، فردوس جمال، حاجی محمد امین قادری، شفیق قادری، ڈاکٹر عابد عزیز، علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی، ثروت روبینہ مہمانان خصوصی تھے۔

شادیوں کی اجتماعی تقریب میں مرکزی امیر تحریک صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی، قائم مقام ناظم اعلیٰ جی ایم ملک، بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد، فیاض وڑائچ، مسز ڈاکٹر حسین محی الدین، ام حبیبہ، زینب ارشد، اقبال ڈوگر، علامہ شاہد لطیف قادری، نوراللہ صدیقی، جواد حامد، پادری سیموئیل نواب، شاہد ملک، ارشد مہر، علامہ میر محمد آصف اکبر، رفیق نجم، شہزاد رسول، میاں زاہد اسلام، سہیل احمد رضا، عارف چودھری، حافظ غلام فرید، چودھری عرفان یوسف، راجہ ندیم، حفیظ الرحمٰن خان اور چودھری افضل گجر نے شرکت کی۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر سید امجد علی شاہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ساجد محمود بھٹی، شاہد اقبال یوسفی اور خرم شہزاد نے انجام دیئے۔ دولہوں کا استقبال منہاج القرآن کے رہنماؤں نے کیا جبکہ دولہنوں کا استقبال منہاج ویمن لیگ کی رہنماؤں نے کیا۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پبلک سروس بہترین عبادت ہے، اولیاء کرام انسانیت سے محبت کے باعث آج تک انسانوں کے دلوں میں زندہ ہیں، صوفیائے کرام کی درگاہیں حقیقت میں کمیونٹی سنٹرز تھیں، انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زیرسرپرستی منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیراہتمام اب تک 12 سو سے زائد غریب بچیاں اور بچے رشتہ ازدواج میں منسلک ہو چکے ہیں،

انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام کی سیاست اور انقلاب کیلئے جدوجہد انسانی خدمت کا ایک ذریعہ ہے۔

عوامی مسلم لیگ کے صدر شیخ رشید نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہر سال غریب بچوں اور بچیوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر عظیم انسانی خدمت کر رہے ہیں جو قابل تعریف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چوروں، ڈاکوؤں، لٹیروں کے درمیان اتحاد ہو چکا ہے، اوباما کی بیٹی وائٹ ہاؤس سے نکلنے کے بعد اگلے ہی روز ایک ریسٹورنٹ کے کاؤنٹر پر بیٹھ گئی جبکہ ہماری بیٹی گھر بیٹھی 800 کروڑ کے فلیٹس کی مالک ہے، یہ ظالم مسلط رہے تو پھر غریب کا بچہ اور غریب کی بچی بے حال رہے گی۔

مجلس وحدت المسلمین کے سیکرٹری جنرل راجہ ناصر عباس نے اپنے خطاب میں کہا کہ شادی انسان کی زندگی میں انقلابی تبدیلی لے کر آتی ہے، یہ ''میں'' سے ''ہم'' کی طرف سفر ہے، غریبوں کیلئے فکر مند ہونا اللہ کو پسند ہے، مجھے خوشی ہے کہ ادارہ منہاج القرآن انسانیت کی خدمت کو عبادت کا ذریعہ بنائے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج جس مقام پر درجنوں خاندان جن میں مسلم اور غیر مسلم بھی شامل ہیں جمع ہیں، اسی جگہ پر ان ظالم حکمرانوں نے لاشیں گرائیں اور بے گناہ انسانی خون بہایا، انہوں نے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کو عظیم انسانی خدمت انجام دینے پر مبارکباد دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے منہاج ویلفیئر کا جو پاک شجر لگایا ہے اللہ سے دعا ہے یہ پھلے پھولے اور ترقی کرے۔

آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن غلام محی الدین دیوان نے کہا کہ ادارہ منہاج القرآن انسانیت کی خدمت کر رہا ہے، میں جب بھی یہاں آتا ہوں میرے دل کو سکون ملتا ہے، ڈاکٹر محمد طاہرالقادری واحد قومی سیاسی لیڈر ہیں جو تعلیم بھی دے رہے ہیں اور غریب بچوں اور بچیوں کے سروں پر ہاتھ بھی رکھے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں بہت ظلم ہو رہا ہے اور ظلم کرنے والے کوئی اور نہیں موجودہ حکمران ہیں، آج جیلیں بھری پڑی ہیں صرف اس لیے کہ جیلوں میں جانے والے غریب ہیں امیر اور دولت والے جرم کے باوجود اقتدار کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

''منہاجینز پارلیمنٹ'' کا اجلاس، پی ایچ ڈی سکالرز، ماہرین کی شرکت

منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل، مختلف شعبہ ہائے زندگی میں انجام دینے والے 500 سے زائد پروفیشنلز اور ماہرین پر مشتمل ''منہاجینز پارلیمنٹ'' کا 26 واں اجلاس منہاج القرآن سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ڈاکٹر ابوالحسن الازہری نے کی جبکہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے آسٹریلیا سے منہاجینز پارلیمنٹ سے ٹیلی فونک خطاب کیا۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ مختلف سرکاری و غیر سرکاری شعبہ جات میں اہم عہدوں پر خدمات انجام دینے والے منہاجینز ماہرین خود کو اپنی دفتری مصروفیات اور ذمہ داریوں تک محدود نہ رکھیں وہ اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں پاکستان کو سیاسی، معاشی، سماجی بحرانوں سے نکالنے کیلئے تجاویز دیں، بالخصوص نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں جدید سائنسی رجحانات سے ہم آہنگ کرنے کیلئے اپنی قومی ذمہ داریاں

پوری کریں۔ انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے ظاہری علوم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ باطنی اورفکری علوم کے احیاء اور ترویج کیلئے بھی اپنا بھر پور کردار ادا کیا ہے۔

منہاجینز پارلیمنٹ میں فروغ امن نصاب مرتب کرنے پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ اس وقت تعلیم کے شعبہ پر زیادہ سے زیادہ قومی انویسٹمنٹ کی ضرورت ہے۔ تعلیمی شعبہ پر 5 سال کے اندر جی ڈی پی کا 4 فی صد اور آئندہ 10 سال کے اندر جی ڈی پی کا 8 فی صد خرچ ہونا چاہیے، اجلاس میں مختلف شعبہ جات میں اصلاحات تجویز کرنے کیلئے متعلقہ پیشہ ورانہ اہلیت رکھنے والے ارکان پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئیں اور باقاعدگی سے اجلاس منعقد کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ منہاجینز پارلیمنٹ نے قرآنی علوم کے فروغ کیلئے عرفان القرآن کورس اور ویمن لیگ کی طرف سے شروع کئے جانیوالے الھدایہ کورسز کو اسلامی تعلیم و تربیت کے بہترین کورس قرار دیتے ہوئے اسکا دائرہ ملک بھر تک پھیلانے کی منظوری دی۔ اجلاس میں منہاجینز پارلیمنٹ کے چاروں صوبوں کے کوآرڈینیٹرز کی بھی نامزدگی کی گئی۔ جس میں خیبر پختونخواہ سے محمد جاوید ہزاروی، بلوچستان سے صدام حسین، سندھ سے افتخار احمد اور کراچی سے علامہ رانا نفیس اور کشمیر سے آفتاب احمد شامل ہیں۔

منہاجینز پارلیمنٹ کے اختتامی سیشن سے ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈا پور نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں، کالجز، یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ و طالبات اپنی عملی زندگی میں اہم شعبہ جات میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے حوالے سے عملاً شریک ہیں۔

جواد حامد نے منہاجینز پارلیمنٹ کے اجلاس میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے کیس کی موجودہ صورت حال پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔

صدر مجلس اور مرکزی صدر منہاجینز ڈاکٹر ابوالحسن الازہری نے اختتامی کلمات میں کہا کہ تحریک منہاج القرآن بطور تنظیم ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا ایک ایسا عظیم کارنامہ ہے کہ جس کے ذریعے پوری دنیا میں پاکستان اور اسلام کا معتدل تشخص اجاگر ہو رہا ہے

تنظیم سازی اپر سندھ

زونل ناظمہ ریسٹ آف پاکستان محترمہ عائشہ مبشر نے مورخہ 4 اپریل تا 12 اپریل کے تنظیمی وزٹ کے دوران اپر سندھ کے 3 ڈویژنز سکھر، لاڑکانہ اور نواب شاہ کے پانچ اضلاع سکھر، گھوٹکی، لاڑکانہ، نوشیرو فیروز اور سانگھڑ کی 12 تحصیلات (میر پور ماتھیلو، گھوٹکی، ڈھرکی، سکھر، روہڑی، لاڑکانہ، باکرانی، ڈوکری، مورو، شہداد پور، ٹنڈو آدم اور کھپرو) کی تنظیم نو کی۔

جنوبی پنجاب

زونل ناظمہ جنوبی پنجاب محترمہ میمونہ شفاعت نے مورخہ 2 اپریل تا 9 اپریل کے تنظیمی وزٹ کے دوران ڈویژن ڈیرہ غازی کے 4 اضلاع، لیہ، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، راجن پور کی 15 تحصیلات (لیہ، چوک

اعظم، فتح پور، کروڑ، علی پور، جتوئی، مظفر گڑھ، چوک قریشی، کوٹ چھٹہ، ڈی جی خان، جام پور، داجل، روجھان، راجن پور اور فاضل پور کا وزٹ کیا۔ جن میں سے درج ذیل تحصیلات میں تربیتی تنظیمی ورکشاپ اور تنظیم نو کی گئی۔ لیہ چوک اعظم، فتح پور اور علی پور جبکہ درج ذیل تحصیلات میں تنظیم نو کی گئی۔ داجل، فاضل پور اور درج ذیل تحصیلات میں تنظیم سازی کی گئی۔ جتوئی، مظفر گڑھ، چوک قریشی، کوٹ چھٹہ، ڈی جی خان، روجھان۔ تین تحصیلات کروڑ، جام پور اور راجن پور میں کوآرڈینیٹر مقرر کی گئیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کے تحت الہدایہ پراجیکٹ کا آغاز

روئے زمین پر فقط دو ہی حقیقتیں ہیں ایک خالق اور دوسری مخلوق۔ اللہ رب العزت خالق ہے اور انبیاء علیہم السلام سے لیکر باقی ہر شے مخلوق ہے۔ ان کے درمیان کوئی ایسی شے نہیں جو باہم مشترک ہو یا اس دائرہ سے باہر ہو۔ سوائے ایک چیز کے جو کہ عجیب تر نعمتِ خداوندی ہے جو نہ مخلوق ہے نہ خالق۔ اور وہ ہے قرآنِ مجید۔ جو خالق سے منسلک ہوتے ہوئے مخلوق کی دسترس میں ہے اور قریب تر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کے تعلق کو معاشرہ کے تمدن پر غالب کرتے ہوئے اسے ثقافت کا حصہ بنایا جائے۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر منہاج القرآن ویمن لیگ الہدایہ پراجیکٹ کا اجراء کر رہی ہے۔ جس کا مقصد افرادِ معاشرہ کا قرآنِ کریم کے ساتھ تعلق تلاوت اور رشتہ تفکر و تدبر استوار کرنا ہے۔ نیز تعلیماتِ قرآنی کو انکے روز و شب میں اسطرح جاگزیں کرنا ہے کہ ان کے معمولات و معاملاتِ زندگی میں اللہ کی اس صفت کے انوار و تجلیات کی جھلک اس طرح نظر آئے کہ انکی ذات سے پھوٹنے والی روشنی کی مقدس کرنوں سے معاشرے کی تاریکیاں ماند پڑ جائیں۔

مرکزی صدر ویمن لیگ محترمہ فرح ناز کے مطابق رمضان المبارک میں الہدایہ کے عنوان کے تحت ملک بھر ترجمہ قرآن کی کلاسز کا انعقاد کیا جائے گا۔ ☆☆☆☆☆

اظہار تعزیت: محترمہ فاطمہ مشہدی سابقہ صدر منہاج القرآن ویمن لیگ پاکستان اور موجودہ صدر منہاج القرآن ویمن لیگ UK کی والدہ محترمہ بھی قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ علاوہ صدر ویمن لیگ جہلم صفیہ رفعت کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆ منہاج القرآن ویمن لیگ گھوٹکی کی کارکن محترمہ خوشبو دختر محمد عبدالخالق رضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ اللہ رب العزت انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ شیخ الاسلام مدظلہ ان کے صاحبزادگان ان کی فیملی اور تحریک کے جملہ مرکزی قائدین پسماندگان کے غم میں برابر شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومات کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

منہاج القرآن ویمن لیگ نے ان تمام تحریک کی دیرینہ رفقاء کے لواحقین کے ساتھ اظہار تعزیت کیا اور مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے دعائیہ تقریب کا انعقاد کیا۔

عرفان القرآن کورس اور الہدایہ ٹریننگ کیمپ کی تقریب تقسیم اسناد

منہاجینز پارلیمنٹ کے اجلاس سے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور دیگر قائدین خطاب کرتے ہوئے

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
MAY-2017
LAHORE
Regd CPL No.45

ہمارا عزم، ہمارا کام
تعلیم، صحت، فلاحِ عام

آپکی زکوٰۃ
غریبوں اور محتاجوں کی زندگی بدل سکتی ھے
MWF
www.minhajwelfare.org
www.welfare.org.pk

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے جاری منصوبہ جات
ذہین اور مستحق طلباء و طالبات کے لیے سکالرشپس
اجتماعی شادیاں (1219)
غریب اور مستحق خاندانوں کی کفالت
فراہمی آب کے منصوبہ جات
آغوش (Orphan Care Home)
منہاج کالج برائے خواتین (خانیوال) کی تعمیر

آیئے اس کارِ خیر میں حصّہ ڈالیے
آپ اپنی زکوٰۃ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے
فریڈم اکاؤنٹ نمبر 01977900163103 حبیب بینک لمیٹڈ (فیصل ٹاؤن برانچ، لاہور)
میں بذریعہ آن لائن، چیک یا ڈرافٹ جمع کرا سکتے ہیں۔

رابطہ: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن 366۔ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 0092-42-35168365 فیکس: 0092-42-35168184 e-mail:info@welfare.org.pk www.welfare.org.pk